ہفت روزہ
خدام الدین
لاہور
بیادگار
شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رح
شیرانوالہ دروازہ لاہور
۸ دسمبر ۱۹۶۷ء
۵ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ
یکے از مطبوعات انجمن خدام الدین ○ لاہور

وَعَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ "كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ لَهٗ اِلَّا الصِّیَامَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ وَالصِّیَامُ جُنَّةٌ فَاِذَا كَانَ یَوْمُ صَوْمِ اَحَدِكُمْ فَلَا یَرْفُثْ وَلَا یَصْخَبْ فَاِنْ سَابَّهٗ اَحَدٌ اَوْ قَاتَلَهٗ فَلْیَقُلْ: اِنِّیْ صَائِمٌ وَالَّذِیْ نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِیَدِهٖ لَخُلُوْفُ فَمِ الصَّائِمِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ یَفْرَحُهُمَا اِذَا اَفْطَرَ فَرِحَ وَاِذَا لَقِیَ رَبَّهٗ فَرِحَ بِصَوْمِهٖ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ وَهٰذَا لَفْظُ رِوَایَةِ الْبُخَارِیِّ - وَفِیْ رِوَایَةٍ لَهٗ یَتْرُكُ طَعَامَهٗ، وَشَرَابَهٗ، وَشَهْوَتَهٗ، مِنْ اَجْلِیْ الصِّیَامُ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ، وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا وَفِیْ رِوَایَةٍ لِمُسْلِمٍ. كُلُّ عَمَلِ ابْنِ اٰدَمَ یُضَاعَفُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ اَمْثَالِهَا اِلٰى سَبْعِمِائَةِ ضِعْفٍ قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰى اِلَّا الصَّوْمَ فَاِنَّهٗ لِیْ وَاَنَا اَجْزِیْ بِهٖ یَدَعُ شَهْوَتَهٗ وَطَعَامَهٗ مِنْ اَجْلِیْ لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ: فَرْحَةٌ عِنْدَ فِطْرِهٖ وَفَرْحَةٌ عِنْدَ لِقَاءِ رَبِّهٖ وَلَخُلُوْفُ فِیْهِ اَطْیَبُ عِنْدَ اللّٰهِ مِنْ رِیْحِ الْمِسْكِ

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ رب العزت فرماتے ہیں کہ آدمی کا ہر عمل اسی کا ہے سوائے روزہ کے کہ وہ میرا ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا۔ اور روزہ ایک ڈھال ہے پس آدمی کو چاہیے کہ وہ روزہ کے دن بے ہودہ باتیں نہ بکے اور شور و شغب نہ کرے اور اگر کوئی اس کے ساتھ گالم گلوچ یا جھگڑا کرے تو (اس سے) کہدے کہ میں روزے سے ہوں قسم ہے۔ اس ذات کی جس کے قبضہ میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہے اور روزہ والے کے لئے دو خوشیاں ہیں جو اس کو حاصل ہوں گی ایک تو افطار کے وقت خوش ہوتا ہے۔ اور دوسری خوشی اس وقت ہو گی جب وہ اپنے رب سے ملے گا اس وقت اپنے روزہ سے خوش ہو گا (بخاری و مسلم) اور یہ الفاظ بخاری کے ہیں اور بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ روزہ دار میری وجہ سے کھانا پینا اور اپنی خواہش کو چھوڑتا ہے۔ لہٰذا روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ (اور باقی) نیکیوں کا ثواب دس گنا ہو گا اور مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ آدمی کے ہر عمل کا ثواب بڑھایا جاتا ہے اور ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے۔ سات سو گنے تک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ مگر روزہ کہ اس کے ثواب کی کوئی حد نہیں کیوں کہ خاص میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا روزہ دار میرے لئے اپنی خواہش اور کھانا پینا چھوڑ دیتا ہے۔ اور روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں، ایک خوشی افطار کے وقت اور دوسری خدا سے ملاقات کے وقت ہو گی اور روزہ دار کے منہ کی بو اللہ کو مشک کی خوشبو سے زیادہ پسند ہے

وَعَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: مَنْ اَنْفَقَ زَوْجَیْنِ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ نُوْدِیَ مِنْ اَبْوَابِ الْجَنَّةِ یَا عَبْدَ اللّٰهِ هٰذَا خَیْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّلٰوةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّلٰوةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الْجِهَادِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصِّیَامِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الرَّیَّانِ وَمَنْ كَانَ مِنْ اَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِیَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ قَالَ اَبُوْبَكْرٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا عَلٰى مَنْ دُعِیَ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ مِنْ ضَرُوْرَةٍ فَهَلْ یُدْعٰى اَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الْاَبْوَابِ كُلِّهَا فَقَالَ "نَعَمْ وَاَرْجُوْ اَنْ تَكُوْنَ مِنْهُمْ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ۔

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا، کہ جو شخص راہ خدا میں کوئی جوڑا (کسی چیز کا) خیرات کرے گا، اس کو جنت کے دروازہ سے یہ کہہ کر بلایا جائے گا کہ اے اللہ کے بندے یہ دروازہ تیرے لئے بہتر ہے چنانچہ نمازیوں کو باب نماز سے بلایا جائے گا اور جو روزے دار ہوں گے، ان کو باب الریان (تر و تازگی کا دروازہ) سے بلایا جائے گا، اور صدقہ کرنے والوں کو صدقہ کے دروازہ سے بلایا جائے گا (یہ حدیث سن کر) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں اس شخص کے لئے جو ان تمام دروازوں سے بلایا جائے اس کی کوئی حاجت تو نہیں پھر بھی کیا کوئی شخص ان تمام دروازوں سے بھی بلایا جائے گا؟ آپ نے فرمایا جی ہاں! اور مجھ کو امید ہے کہ تم ان ہی لوگوں میں سے ہو گے (بخاری و مسلم

وَعَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اِنَّ فِی الْجَنَّةِ بَابًا یُقَالُ لَهُ الرَّیَّانُ یَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ لَا یَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَیْرُهُمْ یُقَالُ: اَیْنَ الصَّائِمُوْنَ فَیَقُوْمُوْنَ لَا یَدْخُلُ مِنْهُ اَحَدٌ غَیْرُهُمْ فَاِذَا دَخَلُوْا اُغْلِقَ فَلَمْ یَدْخُلْ مِنْهُ اَحَدٌ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ◆

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ جنت میں ایک دروازہ ہے جس کا نام ریان ہے، اس دروازہ سے قیامت کے دن روزہ دار ہی داخل ہوں گے ان کے سوا اس دروازے سے کوئی داخل نہیں ہو گا جب روزہ دار داخل ہو جائیں گے تو اس کو بند کر دیا جائے گا اور پھر اس دروازہ سے کوئی داخل نہ ہو گا (اس حدیث کو بخاری و مسلم نے روایت کیا ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِیِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ اِذَا نَسِیَ اَحَدُكُمْ فَاَكَلَ اَوْ شَرِبَ فَلْیُتِمَّ صَوْمَهٗ فَاِنَّمَا اَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ" مُتَّفَقٌ عَلَیْهِ ◆

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرماتے ہیں کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی شخص بھول کر کھا پی لے تو اس کو چاہیے کہ اپنے روزے کو پورا کرے اس لئے کہ اللہ تعالے نے اسے کھلایا پلایا ہے (بخاری و مسلم)

شعر

روزہ خدا کا لطف و عطائے عمیم ہے

روزے کا اجر ذات خدائے کریم ہے

مظفر گجراتی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ایڈیٹر
مناظر حسین نظرؔ
ٹیلیفون
۶۷۵۴۵

ہفت روزہ — لاہور

خدام الدین

سالانہ
گیارہ روپے
ششماہی
چھ روپے

جلد ۱۳ | ۵ رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ بمطابق ۸ دسمبر ۱۹۶۷ء | شمارہ ۳۱

استقبالِ رمضان

جس وقت یہ شمارہ قارئین کے ہاتھوں میں پہنچے گا اس وقت اللہ کی رحمت کا نزول یعنی رمضان المبارک شروع ہو چکا ہوگا۔ اور اللہ کے بندے جنہیں ارشادِ خداوندی کا پورا پورا احساس و لحاظ ہوگا روزے سے ہوں گے۔

روزے کا فلسفہ ہر قوم میں اپنے اپنے مذہبی احکام کے مطابق پایا جاتا ہے اور کوئی قوم آج تک روزے کی افادیت سے منکر نہیں ہوئی البتہ روزے کی شکل و اسلوب میں فرق ہے، تعداد بھی مختلف ہے اور اس کے ثمرات کا تصور بھی جداگانہ ہے۔ اسلام نے جس طرح زندگی کے دیگر شعبوں میں رہنمایانہ احکام کی تکمیل فرما دی اسی طرح صوم یعنی روزے کا معاملہ بھی تقویٰ و تقدس کی انتہائی بلندیوں پر لے جا کر مکمل کر دیا۔ چنانچہ یہ شرفِ عظیمہ صرف امتِ محمدیہ کو حاصل ہے کہ اس کے لئے رمضان المبارک کا پورا مہینہ صوم کا مہینہ قرار دیا گیا۔ کھانے پینے کے اوقات بدل کر طلوعِ صبح سے غروب آفتاب تک کھانا پینا ممنوع ٹھہرایا۔ اس کے ساتھ تزکیۂ نفس و انضباط نفس کی وہ عظیم حکمت رکھ دی کہ دنیا کی کوئی قوم اور کوئی مذہب اس کی نظیر پیش نہیں کر سکتا۔ بڑے بڑے اطبا و حکماء نے اسلامی روزے کے طبی فوائد جلیلہ کا اعتراف کیا ہے اور بڑے بڑے فلاسفہ نے اس کے لطائفِ عجیبہ اور غرائب حکمیہ کی برتری کو کھلے دل سے تسلیم کیا ہے۔

انسانیت کا کمال مادی فوائد یا جسمانی طول و عرض سے نہیں ناپا جاتا۔ اس کا حقیقی معیار روح کی لطافت اور پاکیزگی ہے۔ اسلام نے اسی کی بلندی کا مؤثر اہتمام کیا ہے۔ ارشادِ خداوندی کی رُو سے روزے کا بنیادی مقصد انسان کو متقی بنانا ہے اور تقوےٰ کا تعلق خالصتاً روح سے ہے اعضاء و جوارح سے افعالِ حسنہ کا صدور تقوےٰ ہی کا نتیجہ اور لطافتِ روح پر دلالت کرتا ہے۔ روح غلیظ ہو تو اعمالِ حسنہ ظہور میں نہیں آ سکتے۔ اسی لئے حکیم کائنات جناب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روحانی بلندی اور اخلاقی ترقی کی خاطر فرض عبادات کے علاوہ نفلی عبادات پر مداومت کرنے کی تاکید فرمائی ہے۔ رمضان المبارک کی آمد آمد پر حضورؐ کا خطبۂ مبارک ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے صحیحین کی ایک حدیث کی رُو سے یہ مہینہ انتہائی عظمتوں اور برکتوں کا مہینہ ہے۔ اس کی بے شمار فضیلتوں میں سے ایک فضیلت و عظمت یہ ہے کہ اس کا چاند نظر آتے ہی دوزخ کے دروازے بند کر دئے جاتے ہیں، جنّت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں اور شیطانوں اور سرکش جنّوں کو پابہ زنجیر کر دیا جاتا ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ مہینہ صبر کا مہینہ ہے۔ اور صبر کا بدلہ جنّت ہے۔ یہ مہینہ ایک دوسرے کے ساتھ ہمدردی اور محبت کرنے کا مہینہ ہے۔ اس میں مومن کی روزی بڑھا دی جاتی ہے۔ اس ماہ مکرّم کا پہلا عشرہ رحمت کا ہے دوسرا بخشش و رحمت کا اور تیسرا یعنی آخری عشرہ دوزخ سے نجات حاصل کرنے کا ہے۔ ارشادِ خداوندی کے مطابق اسی مہینے میں ایک مبارک رات ایسی ہے جو عظمت و فضیلت میں ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے اس رات بطورِ خاص ملائکہ اور روحیں زمین پر اہلِ زمین کے لئے فضل و انعام کی بشارتیں اور سلامتی لے کر اترتی ہیں اور یہ سلسلۂ مبارکہ طلوعِ فجر تک قائم رہتا ہے۔ پھر قرآنِ پاک جو نوعِ انسانی کے لئے آخری اور ابدی دستورِ حیات ہے۔ اس مبارک مہینے کی اسی مقدس رات عرشِ عظیم سے آسمانِ دنیا پر نازل ہوا۔ غرض اس ماہ بزرگ کے فضائل حدِ شمار سے باہر اور اس کے مناقب حدِ بیان سے ماورا ہیں۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو ماہ رمضان کی عظمت و تقدیس کا پورا پورا لحاظ رکھتے ہیں۔ اللہ اور اللہ کے رسولؐ کے ارشادات کی تعمیل میں ہر قسم کی برائی سے بچتے، معروف میں مستعد اور عبادات میں زیادہ سے زیادہ وقت صرف کر کے اپنے آپ کو اللہ کے نزدیک کر لیتے ہیں۔ گناہوں سے محفوظ رہنے کا اس سے بڑھ کر سنہرا موقع کوئی نہیں۔ جس طرح اس ماہ میں نیکیوں کا اجر کہیں زیادہ ہے اسی طرح یہ بھی یاد رہے کہ برائیاں کرنے سے سزا بھی کہیں بڑھ چڑھ کر ہو گی۔

آخر میں ہم اپنی حکومت سے بھی گذارش کریں گے کہ وہ اس ماہ مقدس کا حکماً احترام کرائے۔ رقص و سرود فحاشی کے اڈوں اور ہوٹلوں اور کلبوں کو قانوناً بند رکھے۔ اگر تمام پبلک اداروں کو گشتی مراسلے کے ذریعے ایسی ہدایات جاری کر دی جائیں تو ہمیں امید ہے کہ اس کا خاطر خواہ اثر ہوگا اور کچھ بعید نہیں کہ اللہ تعالےٰ اس ماہِ مبارک کے صدقے میں ہماری تمام قومی و ملکی مشکلات آسان فرما دے۔

ریڈیو پر تقاریر

حضرت مولانا عبیداللہ انور مدظلہ العالی انشاء اللہ ۱۲ دسمبر ۶۷ء مطابق ۹ رمضان المبارک صبح سحری کے خاص ریڈیو پروگرام میں "اکل حلال کی اہمیت" کے عنوان پر تقریر فرمائیں گے اور ۱۵ دسمبر بروز جمعہ پونے چھ بجے شام "جمہور دی آواز" پروگرام میں "ہدایت دی راہ" کے عنوان پر تقریر فرمائیں گے۔ (حاجی بشیر احمد)

مجلسِ ذکر

۲۰ شعبان المعظم ۱۳۸۷ھ بمطابق ۲۳ نومبر ۱۹۶۷ء

رُوحِ روزہ کو ہمیشہ بیدار رکھو!

حضرت مولانا عبیداللہ انور صاحب مدظلہ العالی

الحمد للہ وکفٰی وسلامٌ علٰی عبادہٖ الذین اصطفٰی : اما بعد : فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم :-
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم :-

بزرگانِ محترم ! اللہ کا شکر اور احسان ہے کہ اس نے ہمیں ذکر اللہ کی مجلس میں شریک ہونے کی سعادت سے بہرہ ور فرمایا۔ خوش بخت ہیں وہ اصحاب جنہیں ایسی پاکیزہ مجالس میسّر آ جاتی ہیں۔ ذکر اللہ کا حاصل یہ ہے کہ انسان کا تزکیہ نفس ہو جائے۔ اللہ تعالٰے سے کامل تعلق پیدا ہو جائے۔ اور ہر گھڑی اور ہر وقت رضائے ایزدی پیشِ نظر رہے۔ کھانے پینے، اٹھنے بیٹھنے، سونے جاگنے، چلنے پھرنے اور زندگی کی ہر حرکت میں حکمِ الٰہی اور سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی تابعداری ہو۔ رزقِ حلال اور طیّب غذا ہی حلق سے نیچے اترے۔ اور اکلِ حرام کے قریب بھی نہ پھٹکے۔ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ آج کل لوگوں کی گمراہی کا ستر فیصد باعث حرام غذا ہے۔ حرام غذا کے باعث کوئی عبادت قبول نہیں ہوتی ہے اور نہ عبادات میں سرور پیدا ہوتا ہے اکلِ حرام سے باطن کا نور ہرگز انسان کے اندر پیدا نہیں ہو سکتا۔

یاد رکھئے ! جس طرح وضو کے نہ ہونے اور کپڑوں کے ناپاک ہونے سے نماز نہیں ہو سکتی اسی طرح حرام غذا کے اندر ہونے سے بھی کوئی عبادت بارگاہِ خداوندی میں قبول نہیں ہوتی۔ نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ سب عبادتیں حرام خوری کے باعث اکارت جاتی ہیں — پس انسان کو ہر حالت میں اکلِ حرام سے بچنا چاہئے اور اکلِ حلال کو اپنے اوپر لازم کر لینا چاہیئے۔ اب چند دنوں تک رمضان المبارک آیا چاہتا ہے یہ بھی ایک قسم کی مشق ہے حرام خوری سے بچنے اور اللہ کی نافرمانیوں سے پہلو بچانے کی — روزہ کے دوران کوئی شخص حلال اور طیّب غذا بھی استعمال نہیں کر سکتا۔ اور جب اللہ کے احکام کے مطابق انسان حلال اور طیّب چیزوں سے بھی کچھ دیر کے لئے اپنے آپ کو روک لیتا ہے اور پورا مہینہ اس کی مشق کرتا ہے تو زندگی کے دوسرے ایام میں وہ حرام سے کیوں نہیں بچ سکتا؟ اسے چاہئے کہ وہ اس سے سبق لے اور اپنے آپ کو ہر حال میں حرام خوری اور حرام کاری سے محفوظ رکھے۔

محترم حضرات ! روزہ کا مقصود یہ ہے کہ امت کے افراد کے نفس پاکیزہ ہوں۔ اللہ تعالٰے کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے پہلے اپنے اندر حلال چیزوں کو چھوڑنے کی عادت پیدا کریں تاکہ آئندہ ناجائز طریق سے حاصل کیا ہوا مال ان کے لئے چھوڑنا آسان ہو جائے اور اس سے بالکل پرہیز کریں۔ معلوم ہوا کہ مالِ حلال کا کھانا تو صرف روزہ میں منع ہے اور مالِ حرام سے روزہ مدت العمر کے لئے ہے اس کے لئے کوئی حد نہیں۔ چوری، خیانت، دغابازی، رشوت، جوا بازی، سود اور بیوعِ ناجائز وغیرہ سے مال کمانا اور اس کا کھانا بالکل حرام اور ناجائز ہے اور اسے فوراً ترک کر دینا چاہئے۔ ایسے ہی گانے بجانے کی اجرت، شراب کا کاروبار، کمزور و بے بس کا مال ناحق کھانا اور اس قسم کی دوسری چیزیں باطل طریقے ہیں اور ان سے ایک دم ہاتھ کھینچ لینا چاہیئے۔ اس کا فیصلہ تمامتر روزہ کی طرح آپ کے ضمیر پر ہے۔ ہر شخص کو چاہئے کہ اپنی ذمہ داری خود محسوس کرے۔ اپنا چال چلن اور برتاؤ درست کرے، اعمال کے حساب کا ڈر اپنے اندر رکھے اور ہر معاملہ دیانت اور امانت کے ساتھ کرے تاکہ اس کا مبارک اثر اخلاق، معاشرت، سیاست، عدالت غرضیکہ زندگی کے ہر شعبے پر پڑے۔

عزیزانِ گرامی ! نچوڑ یہ ہے کہ نیکی صرف یہ نہیں کہ تم رمضان کے دنوں میں پاک اور جائز چیزوں کو ترک کر دو بلکہ اصل نیکی یہ ہے کہ تم ہمیشہ کے لئے ناجائز مال کھانا اور حاصل کرنا چھوڑ دو۔ کبھی دھوکے، فریب، خیانت، ظلم، زیادتی، بے انصافی اور باطل طریقوں سے کسی کا مال حاصل نہ کرو، اکلِ حرام سے ہمیشہ اجتناب کرو، اکلِ حلال کی عادت ڈالو اور روحِ روزہ کو ہمیشہ بیدار رکھو۔

بابا قائم الدین کو جو ہماری مسجد کی زینت تھا فوت ہوئے تھوڑا ہی عرصہ گذرا ہے۔ بالکل اَن پڑھ تھا اور ابتداً گھاس کھود کر گذارا کیا کرتا تھا۔ حضرت رحؒ نے گھاس کھودنا چھڑوا دیا اور تازیست اُسے گھر سے روٹی بھجواتے رہے۔ بس حضرتؒ کی صحبت نے رنگ بدل کر رکھ دیا تھا۔ مجال ہے جو اس سے کوئی فرض چھوٹا ہو۔ فرض تو خیر بڑی بات ہے وہ سنن و نوافل کا بھی اس قدر پابند تھا کہ دوسرے لوگ فرائض کی بھی اتنی پابندی نہیں کر سکتے۔ ایک دن حضرتؒ کی خدمت میں عرض کرنے لگا۔ حضرت ! یہ تو بتاؤ کہ جنّت میں تہمد کے ساتھ داخل ہونے دیں گے یا شلوار پہن کر؟ وہ اس معاملہ میں اس قدر سوچا کرتا تھا کہ لباس وہی پہنا جائے جو جنّتیوں کا ہوگا۔ حضرتؒ نے ازراہِ تفنّن ہنس کر جواب دیا —

" توں دونویں چیزاں نال لے جائیں جہڑی پا کے لنگن دین او پا کے لنگ جائیں "

یعنی تم دونوں چیزیں ساتھ لیتے جانا جس کو پہن کر گذرنے دیں وہی پہن کر گذر جانا۔ اندازہ فرمائیے ! اُس اللہ کے بندے کو

(باقی صـ۱۶ پر)

۲۸ شعبان المعظم ۱۳۸۷ھ بمطابق یکم دسمبر ۱۹۶۷ء

روزہ اجرِ عظیم کا حامل ہے

حضرت مولانا عبید اللہ انور صاحب مدظلہ العالیہ

الحمد للہ وکفیٰ وسلامٌ علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ : امّا بعد : فاعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم :
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم :

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا كُتِبَ عَلَيْكُمُ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اَيَّامًا مَّعْدُوْدٰتٍ ؕ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَّرِيْضًا اَوْ عَلٰي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ؕ وَعَلَى الَّذِيْنَ يُطِيْقُوْنَهٗ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِيْنٍ ؕ فَمَنْ تَطَوَّعَ خَيْرًا فَهُوَ خَيْرٌ لَّهٗ ؕ وَاَنْ تَصُوْمُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ (پ۲ ۔ س بقرہ ۔ آیت ۱۸۳-۱۸۴)

ترجمہ :- اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے ہیں جس طرح ان لوگوں پر فرض کئے گئے تھے جو تم سے پہلے تھے تاکہ تم پرہیزگار ہو جاؤ گنتی کے چند روز۔ پھر جو کوئی تم میں سے بیمار یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں سے گنتی پوری کرے اور ان پر جو اس کی طاقت رکھتے ہیں فدیہ ہے ایک مسکین کا کھانا۔ پھر جو کوئی خوشی سے نیکی کرے تو وہ اس کے لئے بہتر ہے اور روزہ رکھنا تمہارے لئے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔

حق تعالیٰ سبحانہٗ نے روزے کی فرضیت، حکمت اور اس کے سلسلے میں بعض ضروری احکام کا ذکر جو مذکورہ آیات میں کیا ہے اُن کا خلاصہ حسب ذیل ہے :-

۱۔ روزہ ہر بالغ مرد اور عورت پر فرض ہے۔ اور چونکہ یہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کا امر ہے اس لئے اس سے غفلت اور سستی بڑا گناہ ہے۔ چنانچہ اسی آیت کے پیشِ نظر فقہاء نے روزے کی فرضیت کے انکار کو کفر قرار دیا ہے۔

۲۔ روزہ پہلی امتوں پر بھی فرض رہا ہے۔ یہ کوئی انوکھا اور نیا حکم نہیں ہے۔

۳۔ روزہ کا مقصد انسان میں روح کی پاکیزگی، پرہیزگاری، سپاہیانہ ہمت، تزکیۂ نفس اور خواہشاتِ نفسانی کو مغلوب کر کے ان پر حکمرانی کا ملکہ پیدا کرنا ہے۔

۴۔ روزوں کی تعداد مقرر ہے۔ یعنی رمضان کے مہینے میں کبھی ۲۹ اور کبھی ۳۰ دن۔

۵۔ اگر رمضان کے مہینے میں کوئی شخص بیمار ہو اور اس قابل نہ ہو کہ روزے پورے کر سکے تو وہ اس مہینے کی بجائے کسی اور وقت جب کہ وہ تندرست ہو روزے رکھ سکتا ہے۔

۶۔ ان دنوں میں اگر کوئی شخص سفر پر ہو تو وہ اپنے روزے کسی اور وقت پورے کر سکتا ہے۔

۷۔ فدیہ کی مقدار ایک فقیر کو کھانا کھلانے کے برابر ہے۔ لیکن اگر کوئی صاحبِ ایمان ان رعایتوں کا مستحق ہوتے ہوئے بھی روزہ رکھے اور جذبۂ شوق کی وارفتگی میں اپنی خوشی سے نیکی میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے تو اس کے مرتبے کا کیا پوچھنا، اور اس کے افضل و برتر ہونے میں کیا شبہ؟ یہ تو اس کے حق میں اور بھی بہتر ہے۔

اصطلاحِ شریعت میں روزہ اسے کہتے ہیں کہ

انسان طلوعِ فجر سے لے کر غروبِ آفتاب تک اپنے آپ کو کھانے پینے اور عملِ زوجیت سے روکے رہے یعنی اس مدتِ معینہ میں اپنے قصد اور ارادے سے جائز اور طبعی خواہشوں کی تکمیل سے بھی باز رہے۔ غیبت، جھوٹ، فحش کلامی، بدزبانی وغیرہ گناہوں کے قریب بھی نہ پھٹکے چنانچہ روزے کے دوران گناہوں سے بچنے کی تاکید احادیثِ نبویؐ میں بہت زیادہ آئی ہے۔

روزے کے تین درجے

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے روزے کے تین درجے بیان فرمائے ہیں :-

۱۔ عوام کا روزہ (۲) خواص کا روزہ (۳) خواص الخواص کا روزہ۔ عوام کا روزہ پیٹ اور فرج کو شہوات سے روکنے سے عبارت ہے۔ خواص کا روزہ اعضاء و جوارح کو معاصی سے پاک رکھنا ہے اور خواص الخواص کا روزہ اللہ تعالیٰ جل شانہٗ کے سوا ہر چیز سے پہلوتہی کرنا ہے۔

روزہ کا مقصدِ اصلی

خدائے اسلام غنی اور بے نیاز ہے۔ وہ ہر قسم کی احتیاج سے پاک ہے۔ جس طرح وہ ہمارے رکوع و سجود اور تسبیح و تکبیر سے بے نیاز ہے اسی طرح اُسے ہمارے بھوکے اور پیاسے رہنے، ہمارے روزہ و تراویح، ہماری سحری و افطاری کی بھی کوئی حاجت نہیں۔ یہ تمام امور ہمارے ہی نفع و فائدہ کے لئے ہیں۔ مقصود صرف ہماری فلاح و بہبود ہے۔ ہمارے کمالات کی نشو و نما اور ہماری ہی ترقی پیشِ نظر ہے۔ ہم میں ضبطِ نفس پیدا کرنا اور ہمیں ہی اپنی خواہشاتِ نفسانی پر حاکم بننے کی تعلیم دینا مطلوب ہے۔ گویا

روزہ رکھنے کا مقصد یہ ہے کہ انسان متقی بنے اور حیوانیت کے غار سے نکل کر ملکوتیت کے آسمان پر جلوہ گر ہو۔

پس اے برادرانِ عزیز! روزہ کے معنی یہ ہیں کہ انسان اپنے پیدا کرنے والے، سامانِ زندگی مہیا کرنے والے، موت و زندگی، بیماری و تندرستی ہر چیز پر قدرت رکھنے والے حاکم و آقا کے سامنے عہد کرے کہ وہ صرف اسی کے لئے وقف ہے۔ زبان اگر کھلے گی تو کلمۂ حق پر، کان اگر سنیں گے تو صرف سچی آواز، آنکھ اگر دیکھے گی تو صرف امرِ حق کو، دل اگر سوچے گا تو صرف سچائیوں کو، ہاتھ اور پاؤں اگر حرکت میں آئیں گے تو صرف رضائے ایزدی کی خاطر اور صرف سچائی کی راہ میں۔

روزہ کی بزرگی اور اس کا اجر

پھر روزہ اتنی بڑی عبادت ہے کہ روزہ کی بزرگیوں میں یہ بہت بڑی بزرگی ہے کہ اسے اللہ تعالیٰ جلشانہٗ نے اپنی ذات کی طرف منسوب فرمایا ہے چنانچہ حدیث قدسی ہے:

الصوم لی وانا اجزی بہ۔

روزہ میرے لئے ہے اور اس کا اجر خود میں ہوں۔

اندازہ فرمائیے! خداوند قدوس کس قدر عظیم اجر روزے کا بیان فرما رہے ہیں جس سے بڑھ کر کوئی اجر اور ہو ہی نہیں سکتا —— حوریں نہیں، جنت کے محل اور قصور نہیں، کوئی اور ایسی نعمت نہیں جسے عقل سمجھ سکے، بلکہ خود اللہ رب العزت اس کا اجر ہیں۔

کیا زمینوں اور آسمانوں کی ساری برکتیں، ساری نعمتیں، ساری بادشاہتیں مل کر بھی اس ایک اجر کے سامنے پیش کی جا سکتی ہیں اور کوئی ہے جو خدائے کائنات اور رب العلمین کی ہمسری کا دعوےٰ کرے اور اس کے رُو برُو ہونے کی تاب لا سکے۔

محترم حضرات! روزے کی ایک بہت بڑی خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ ایسی عبادت ہے جو خدا کے علاوہ اور کسی کے لئے ہو ہی نہیں سکتی۔ ریاء کا شائبہ تک بھی اس میں راہ نہیں پا سکتا اور چونکہ یہ عبادت خالصتاً اللہ کے لئے ہے، ریاء سے بالکل پاک ہے اس لئے اس کا اجر بھی اسی قدر عظیم ہے۔

ابن عیینہؒ کہتے ہیں کہ قیامت کے دن لوگوں کے حقوق و مظالم روزے کے علاوہ اور تمام اعمال کے ساتھ ادا کئے جائیں گے۔ اس دن خدا تعالیٰ ایماندار بندے سے تمام گناہ خواہ وہ کسی قسم کے ہوں روزے کی برکت سے اٹھا دے گا اور روزہ دار روزہ کی وجہ سے جنت میں داخل ہو گا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں روزے کے تمام لوازمات اور مقصد روزہ کو کماحقہٗ ادا کرنے کی توفیق ادا فرمائے۔ آمین!

سلام

محمد اظہر خاں اظہر جماعت دہم اے
اسلامیہ ہائی سکول لاہور کینٹ

مظہرِ نورِ خدا جلوۂ عرفاں کو سلام
عالمِ علمِ حقیقت شہِ ذیشاں کو سلام

نطق سے جس کے خدا نے کیا دنیا سے خطاب
ہاں اُسی بندۂ حق مظہرِ یزداں کو سلام

ہم تھے ناداں ہمیں جینے کے سکھائے انداز
قبلۂ فکر و عمل کعبۂ ایماں کو سلام

جس نے انسان کو عرفانِ حقیقی بخشا
اُس رسولِ عربیؐ فخرِ رسولاں کو سلام

وہ کہ جو باعثِ تخلیقِ گل و لالہ تھا
ہاں اُسی روحِ چمن جانِ بہاراں کو سلام

جس کی ہر بات کا انداز حکیمانہ تھا
اُسی بے مثل بشرؐ صاحبِ قرآں کو سلام

فخرِ کُل ذات ہے جس کی اُسی ہستی پہ درُود
ہے جو شہ پارۂ قدرت اُسی انساں کو سلام

اے صبا تیرا مدینے جو کبھی جانا ہو
تو مری سمت سے کہنا شہِ ذیشاں کو سلام

اور کہنا کہ ترے غم کے سوا کچھ بھی نہیں
کر لیا مَیں نے غمِ گردشِ دَوراں کو سلام

مَیں ترے ہجر میں مرنے کی طرح جیتا ہوں
روح کہتی ہی نہیں خانۂ زنداں کو سلام

دل کی دھڑکن سے یہ ہر لحظہ صدا آتی ہے
میرے آقاؐ کو مرے حاصلِ ایماں کو سلام

جس پہ اللہ نے بھیجے ہیں درُود اے اظہر
بندے کیوں نہ کریں اس شہِ ذیشاں کو سلام

محمد شفیع عمر الدین، میرپور خاص

افعال و اقوالِ بزرگاں

خواہی کہ بہتری و بزرگی بسر بری
خالی مباش یک نفس از حالِ بہتراں. (سعدیؒ)

مہنگائی کی شکایت

حضرت بہلولؒ سے کسی نے کہا کہ اناج گراں ہو گیا ہے۔ فرمایا۔ کچھ پرواہ نہیں۔ ہمارے ذمّے یہ ہے کہ اس کی عبادت کریں۔ اور اس کے ذمّے یہ ہے کہ وہ حسبِ وعدہ رزق دیں۔

(وعظ حیوٰۃ طیبہ حضرت تھانویؒ)

تنہائی کا شغل

حضرت عبداللہ بن مبارکؒ حدیث کا شغف رکھتے اور گھر سے باہر کم نکلتے تھے۔ زیادہ تر گھر میں بیٹھے احادیث اور آثار کا مطالعہ کرتے رہتے۔ ایک دفعہ کسی نے آپ سے پوچھا کہ آپ کو مکان میں تنہا رہنے سے وحشت نہیں ہوتی؟ فرمایا بھلا وحشت مجھ کو کس طرح ہو سکتی ہے جبکہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرامؓ کے ساتھ ہوتا ہوں۔ (غلامانِ اسلام مولانا سعید احمد)

(ف) جن خوش نصیب حضرات کو فراغت اور تنہائی میسّر ہو ان کے لئے یہ بہترین لائحہ عمل ہے۔

نماز باجماعت کی پابندی

حضرت عمر بن دینارؒ کے بارے میں مذکور ہے کہ آپ نماز باجماعت کے بڑے پابند تھے۔ یہاں تک کہ بوڑھاپے میں جبکہ نہایت درجہ ضعف و نقاہت کی وجہ سے اپاہج ہو گئے تھے تو گدھے پر سوار ہو کر مسجد کو جاتے تھے جو ان کے مکان سے کافی فاصلہ پر تھی۔ پھر گدھے پر خود سوار نہیں ہو سکتے تھے بلکہ ان کا کوئی خادم یا شاگرد سوار کرتا تھا۔ (ایضاً)

(ف) ہمیں اس واقعہ سے سبق لینا چاہیئے۔ اور پنجگانہ نماز پابندی کے ساتھ باجماعت ادا کرتے رہنا چاہیئے وہ امراء جن کی سواری کے لئے موٹر کاریں تک موجود ہیں انہیں مسجد کی حاضری سے کوئی عذر رکاوٹ کا باعث نہ بنانا چاہیئے۔

کاغذ کا خیال

حضرت شیخ الاسلام مولانا حسین احمد صاحب مدنیؒ کے بارے میں مذکور ہے کہ آپ کے علم کے احترام کا یہ عالم تھا کہ اگر راستہ میں کاغذ کا کوئی ٹکڑا مل جاتا تو فوراً اٹھا لیتے۔ فرماتے اس کاغذ کے ذریعہ علم کی حفاظت ہوتی ہے۔

ایک روز آپ مسجد سے تشریف لا رہے تھے کسی کے جوتے پر کاغذ کا ٹکڑا پڑا ہوا تھا۔ اس کو اٹھایا پھر جوتے والے کو تنبیہ فرمائی۔

(الجمعیۃ مدنی نمبر ص۱۲۶)

(ف) ہمارے گھروں، گلیوں، سڑکوں اور بازاروں میں کاغذ بکثرت پڑے رہتے ہیں اگر ہم اس دستور العمل کو اپنا لیں تو کسی جگہ بھی کاغذ کا ایک ٹکڑا نظر نہ آئے۔ یہ بات بڑی توجہ طلب ہے۔

سلامتیٔ ایمان کا دستور العمل

یہ اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے کہ دل کتاب و سنت کے تابع ہو جائے۔ میں کہا کرتا ہوں کہ اگر ساری دنیا کے بادشاہ، وزراء، عقلاء اور سائنس دان اکٹھے ہو کر کہیں کہ تمہارے قرآن میں فلاں فقرہ غلط ہے تو اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ کو ایسا ایمان عطا فرمائے کہ ہم اُن سب کو یہ کہہ سکیں کہ تم سب "جھوٹے" ہو۔ ہمارا اللہ تعالیٰ "سچا" ہے۔ اگرچہ ہم میں اتنی قابلیت نہیں کہ ہم تم کو سمجھا سکیں۔ اس طرح ایمان بچ سکتا ہے۔ (حضرت مولانا احمد علیؒ از مجلس ذکر ۲۷ دسمبر ۱۹۵۶ء)

نفس کو ملامت کرنے کے لئے دستور العمل

۱۔ نفس کو ملامت کرنے کے لئے ایک سائن بورڈ بنا لیجئے۔ اس میں تمام وہ گناہ درج ہوں جو عمر بھر کئے تھے۔ نفس کو سمجھایا کیجئے۔ کہ اگر تیرے یہ گناہ لوگوں کو معلوم ہو جائیں تو کوئی تیرے منہ پر تھوکنا بھی پسند نہ کرے۔ اب تو بڑا پاکباز بنتا ہے۔ میں نے بھی سائن بورڈ بنا رکھا ہے۔ (حضرت مولانا احمد علیؒ مجلس ذکر ۳ جنوری ۱۹۵۷ء)

۲۔ ہر شخص کوئی نہ کوئی ایسا گناہ کرتا ہے جس کو یا یہ جانتا ہے یا خدا جانتا ہے۔ ایسے گناہوں کا سائن بورڈ بنا لیا جائے، نفس کی گردن غرور کو توڑنے کے لئے اس کو ڈانٹا جائے کہ تو یہ ہے۔ یہ تو اللہ تعالیٰ ستاری سے کام لے رہے ہیں کہ تیرے عیب چھپا رکھے ہیں۔ تو بڑا پاکباز بنتا ہے۔ اگر تیرے یہ گناہ لوگوں پر ظاہر ہو جائیں تو کوئی تیرے منہ پر بھی نہ تھوکے۔ (ایضاً مجلس ذکر ۲۴ جنوری ۱۹۵۷ء)

۳۔ ہر شخص اپنے گناہوں کا ایک سائن بورڈ بنا لے اور نفس کو کہے کہ اگر تیرے یہ گناہ لوگوں کو معلوم ہو جائیں تو کوئی تیرے منہ پر بھی نہ تھوکے۔ یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ ستاری سے کام لے رہا ہے۔ اگرچہ وہ گناہ توبہ سے معاف ہو گئے ہیں لیکن پھر بھی یاد رہنے چاہئیں کہ ہوئے ہیں؟ (ایضاً مجلس ذکر ۷ فروری ۱۹۵۷ء)

گھاٹے میں کون ہے؟

جس کے دو دن مساوی گزریں (اگلے دن پہلے دن کے مقابلے میں کوئی دینی ترقی نہیں کی) وہ گھاٹے میں ہے۔ اپنے اوقات کو وظائف و طاعات میں مصروف رکھو۔ اس فرصتِ قلیلہ کو تعمیرِ باطن اور تنویرِ قلب میں لگا دو۔

(مکتوب ۱۱۹ خواجہ محمد معصوم سرہندیؒ)

دین کے چور

اہلِ بدعت اور ملاحدہ سے تعلق صحبت نہ رکھنا، اس لئے کہ یہ لوگ دین کے چور ہیں .... جو فقیر شرعی وضع پر نہیں اور سنّتِ نبویؐ سے آراستہ نہیں اس کو اپنی مجلس میں راہ نہ دینا۔ (ایضاً مکتوب ۷۹)

جوانمردی کی باتیں

جوانمردی یہ ہے کہ تو جس شخص سے کدورت رکھتا ہو اُس سے حسنِ اخلاق سے پیش آئے اور جس آدمی سے کراہت کرتا ہو اُس پر مال خرچ کرے۔ اور جس سے نفرت ہو اُس سے اچھا سلوک کرے۔ (قول ابو عبداللہ احمد مقریؒ از مکتوب ۱۱۰ خواجہ محمد معصومؒ)

نصب العین

اوقات کو یادِ حق سے معمور رکھو اور گذرے ہوؤں کو دعا و ایصالِ ثواب میں یاد رکھو۔ آج یا کل ہم بھی اسی جماعتِ رفتگاں سے ملحق ہونگے۔ اور اپنے خاناں سے جدا ہو جائیں گے۔ اور فرزنداں و خویشاں کو الوداع کہیں گے توشۂ آخرت کو مہیا کرو۔ قبر و قیامت کو نصب العین بناؤ۔ (ایضاً مکتوب ۱۰)

مصائب و تکالیف

میں دنیا کے مصائب و تکالیف سے کبھی مکدرِ خاطر نہیں ہوتا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ دنیا مصائب کا گھر ہے۔ (قول حضرت جنید بغدادیؒ از انوار القدسیہ فی آداب العبودیہ امام عبدالوہاب شعرانیؒ)

بُرا برتاؤ

هر بدی که بر بخود نمی پسندی
باکس مکن اے برادرِ من
گر مادرِ خویشتن تو داری
دشنام بدہ بمادرِ من (سعدی)

یعنی میرے بھائی جو بدی تو اپنے لئے پسند نہیں کرتا وہ کسی دوسرے کے ساتھ نہ کر۔ جب تیری ماں ہے تو دوسرے کی ماں کو گالی نہ دے۔ کیونکہ تو یہ بات پسند نہیں کرے گا کہ تیری ماں کو کوئی گالی دے۔

خواہشات کی پیروی

محض بتوں کی پوجا ہی شرک نہیں بلکہ یہ بھی شرک ہے کہ تو اپنی خواہشات و ہوا و ہوس کی پیروی کرے۔

اور اپنے پروردگار کے ساتھ دنیا و مافیہا میں سے اس کے علاوہ کسی چیز کو بھی چن لے اور پسند کر لے۔ اللہ تعالیٰ کے بغیر جو کچھ بھی ہے وہ خدا نہیں۔ اور جب تو غیر اللہ کی طرف جھک گیا تو بے شک تو نے غیر اللہ کو اس کے ساتھ شریک کر دیا۔ پس پرہیز کر اور غیر اللہ سے دل مت لگا۔ (فتوح الغیب حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ مقالہ ۷)

تین اہم ترین امور

ہر مومن کے لئے تمام حالات میں تین چیزیں نہایت ضروری ہیں جن کے بغیر کوئی چارہ نہیں:۔

اوّل یہ کہ خدا تعالےٰ کے اوامر و احکام کی پوری پوری فرمانبرداری کرے

دوم یہ کہ اُس کے نواہی یعنی روکے ہوئے کاموں سے پرہیز کرے۔

سوم یہ کہ تقدیر و قضائے الٰہی پر راضی ہو جائے۔

ہر حال میں اپنے اعضاء و جوارح کو انہی کاموں میں مصروف رکھے (ایضاً مقالہ ۱۷)

علمِ دین

یہ علم کوشش سے حاصل ہوتا ہے۔ ہر فرد و بشر کو اس کے سیکھے بغیر کوئی چارہ نہیں۔ یاد رہے کہ علم کے بارے میں دو کوششیں درکار ہیں۔ ایک یہ کہ اوّل اسے کوشش اور محنت کے ساتھ حاصل کیا جائے دوسری کوشش یہ کرے کہ جب وہ حاصل ہو جائے تو اس پر عمل کرنے میں محنت اور کوشش کرے۔ (حضرت امام ربانیؒ مکتوب ۲۹ دفتر اول)

کرب و بلا میں صبر

ہر کرب و بلا جو بندے پر آئے اس کی شفا اس کے چھپانے میں ہے کیونکہ لوگ نہ اسے فائدہ پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان۔ نہ وہ کچھ دے سکتے ہیں نہ روک سکتے ہیں۔ اس لئے لوگوں کو اُس کے بتانے میں کچھ فائدہ نہیں۔ (قول حضرت معروف کرخیؒ)

خورد و نوش اور ملبوسات

کھانے پینے کی لذیذ چیزوں اور دلپسند اور نفیس لباس سے نفسانی خوشی منظور نہ ہونی چاہئے بلکہ خوراک اور مشروبات سے اطاعت الٰہی کے لئے قوت حاصل کرنے کے سوا اور کوئی نیّت نہ ہونی چاہئے۔ اور نفیس کپڑے اس آیت کریمہ کے حکم کے تحت زیب تن کریں:۔

خُذُوْا زِيْنَتَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ۔ (الاعراف۔ آیت ۳۱) (تم مسجد کی حاضری کے لئے اپنا لباس پہن لیا کرو) یعنی ہر نماز کے لئے اس بارے میں اور کسی طرح کی نیّت کا دخل نہ ہونا چاہئے۔ (حضرت امام ربانیؒ مکتوب ۲۰۸ دفتر اوّل)

مطالعہ کتبِ فقہ

کتب فقہ کا مطالعہ ضروریات میں سے شمار کریں اور اس کے مطابق اعمال صالحہ بجا لانے میں بہت کوشش کریں۔

(ایضاً مکتوب ۲۶۶۔ دفتر اوّل)

وقتِ عزیز

اپنے عزیز وقت کو سب سے زیادہ عزیز چیز ہی میں صرف کرو۔ اور سب سے عزیز چیز آئندہ اور گذشتہ زمانہ کا خیال ہے۔

(حضرت ابو سعید خرازؒ)

بقیہ: درسِ قرآن

پھر عروج نصیب فرمائے۔

تو اُس زمانہ میں حیدر آباد سے شائع ہوا تھا پکھتال کا ترجمہ۔ آپ میں سے بعض دوستوں کے پاس ہوگا۔ ایک طرف انگریزی ہے اور ایک طرف عربی ہے۔ لیکن اب امریکہ والے جو ترجمے شائع کرا رہے ہیں پکھتال کے جو نومسلم تھا، اُس کے ترجموں میں عربی کو اُڑا دیا گیا ہے، اب صرف انگریزی ترجمہ آتا ہے۔ میرے بھائیو! اسی طرح ہمارے لاہور کے بعض تاجروں نے قرآن مجید کے عربی متن کو بالکل اُڑا دیا ہے۔ صرف اردو میں ترجمہ کر دیا ہے اور نام رکھ دیا "قرآن شریف" اور وہ بازاروں مارکیٹوں میں بکتا ہے اب تو بسوں کے "اڈوں" پر بھی "قرآن" ملتا ہے۔ "لو جی دوہاں جہاناں دا سردار آ گیا اے"۔ (لیجئے دونوں جہانوں کا سردار آ گیا ہے) مسلمان نے قرآن کی کتنی تحریف شروع کر دی ہے۔ یعنی بسوں کے اڈوں پر بھی قرآن بیچتے ہیں۔ اگر آپ کو کبھی ایسا اتفاق ہو تو نہایت اچھے طریقے کے ساتھ ان کو منع کر دیا جائے، سمجھایا جائے کہ بھائی قرآن مجید کو در در مت پھراؤ، قرآن مجید بڑی عظیم کتاب ہے۔ اڈوں پر اسے نہ بیچو۔ جسے لینا ہو وہ دکان پر آئیگا طلب کچھ تو پیدا کرے ــــ اللہ تعالےٰ دین کے لئے طلب چاہتے ہیں۔ (باقی آئندہ)

مولانا قاضی محمد زاہد الحسینی صاحب کا واہ کینٹ میں

درسِ قرآن

منعقدہ ۲۶ر فروری ۱۹۶۷ء

مرتبہ محمد عثمان غنی بی اے

تو یہ ہے اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ۔ جب اللہ کا ذکر آجائے تو مسلمان کا دل ڈر جاتے۔ اللہ بہت عظیم ہے، اللہ سے عظیم کوئی طاقت نہیں ہے۔ یہ پہلی علامت ہے مومن کی۔ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ۔ بے شک مومن کامل، بیشک صحیح مومن، بے شک اللہ پر پورا یقین رکھنے والے کون ہیں؟ اِذَا ذُکِرَ اللّٰہُ وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ۔ جونہی اللہ کا ذکر آ جائے، اللہ کا ذکر کیا جائے وَجِلَتْ قُلُوْبُھُمْ۔ اُن کے دل ڈر جائیں، دل میں خشیت پیدا ہو جائے۔ یہ پہلی ان کی علامت ہے اور جب دل ڈر گیا تو پھر کیا ہوگا؟

وَاِذَا تُلِیَتْ عَلَیْھِمْ اٰیٰتُہٗ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا (دوسری بات) جب دل ڈر گئے، دل میں خشیت پیدا ہوئی، دل میں خوف پیدا ہوا، دوسری نشانی کیا ہے؟ وَاِذَا تُلِیَتْ اور جب پڑھی جائیں۔ عَلَیْھِمْ اُن پر۔ اٰیٰتُہٗ اللہ کی باتیں، اللہ کی آیتیں۔ زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا۔ اُن کے پڑھنے سے، اُن کے سننے سے یہ آیتیں اُن کا ایمان اور بڑھا دیں، ان کے ثمرات بڑھیں، ایمان کے عمل بڑھنے شروع ہو جائیں — یہ دوسری علامت ہے — یعنی جب اللہ تعالےٰ کی بات سنیں، اللہ تعالےٰ کی بات پڑھی جائے۔ تو اللہ تعالےٰ کی بات کو سن کر دل میں انقباض نہ پیدا ہو، دل میں کسی قسم کی وحشت نہ پیدا ہو۔ کیونکہ یہ تو اُسی اللہ کی بات ہے جس کا نام سن کر دل ڈر گیا تھا اُسی اللہ کی جب بات پڑھی جاتی ہے۔ قرآن مجید پڑھا جاتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے کلام کی تلاوت کی جاتی ہے زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا۔ تو یہ تلاوت آیات اُن کے ایمانوں کو اور بڑھا دے۔ ایمان اور بڑھتا چلا جائے۔ لفظ کے اعتبار سے بھی، معنیٰ کے اعتبار سے بھی، عمل کے اعتبار سے بھی۔ اور میرے بزرگو! قرآن مجید کا یہ اعجاز ہے۔ دنیا میں معجز کلام صرف اللہ تعالےٰ کا قرآن مجید ہے۔ دنیا میں کلام معجز کہ اُس جیسا کلام کوئی نہ لا سکے وہ صرف قرآن مجید ہے۔ قرآن نے جو چیلنج آج سے ۱۴۰۰ سال پہلے کیا تھا مکّہ والوں کو، مدینہ والوں کو، جیساکہ سورتِ بقرہ میں اور دوسری سورتوں میں موجود ہے وَاِنْ کُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلٰی عَبْدِنَا فَاْتُوْا بِسُوْرَۃٍ مِّنْ مِّثْلِہٖ ص وَادْعُوْا شُھَدَآءَکُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ o یہ اعلان اور یہ چیلنج آج بھی موجود ہے۔ چودہ سو سال ہو گئے نہ یہودی کتاب اللہ کا بدل لا سکے نہ نصرانی کتاب اللہ کا بدل لا سکے نہ عرب کے مشرک اُس زمانے میں لا سکے نہ آج دنیا کے مشرک اور بے دین اللہ کی کتاب کے مقابلے میں کوئی کتاب لا سکے۔ البتہ ایک اور بات ہے وہ مَیں آپ سے عرض کر دوں۔ آپ کو بھی اس کی طرف توجہ کرنی چاہیئے کہ اس کا بدل تو نہیں لا سکے لیکن بعض لوگوں نے تحریفِ لفظی اور تحریفِ معنوی شروع کر دی ہے۔ میرے بزرگو! قرآن مجید جیسے اللہ نے نازل کیا اسی طرح قرآن کو سمجھنا، اسی طرح قرآن کو پڑھنا، اسی طرح قرآن مجید کے معارف پر غور و فکر کرنا، یہ تو ہے صحیح معنوں میں قرآن مجید کے ساتھ لگاؤ۔ لیکن اللہ تعالیٰ کچھ فرمائیں اور ہم کچھ سوچیں، اللہ تعالےٰ کچھ کہتے ہوں اور ہم اس کے متعلق کچھ اور تدبیریں بنانے ہوں، اسے کہتے ہیں تحریف۔

تحریف کی دو قسمیں ہیں۔ ایک ہے تحریفِ لفظی، ایک ہے تحریفِ معنوی۔ تحریف لفظی یہ ہوتی ہے کہ لفظ ہٹا کر دوسرا لفظ لے آئیں۔ میرا خیال ہے آپ دوستوں کو یاد ہوگا۔ مَیں نے خود اخباروں میں پڑھا تھا۔ یہودیوں کی اسرائیل گورنمنٹ نے قرآن مجید بڑی کافی تعداد میں چھاپ کر افریقہ کے مسلمانوں میں اور دوسرے لوگوں میں تقسیم کئے تھے اور اس قرآن مجید میں لفظی تحریف بھی تھی۔ لفظوں کو بدلا دیا تھا لیکن مصر کی حکومت نے پھر اُس کے مقابلے میں صحیح قرآن مجید طبع کر کے اُن میں تقسیم کئے۔ یہودیوں کی وہ جو کوشش تھی اس کو ناکام کر دیا گیا۔ یہ ہے تحریفِ لفظی۔

میرے بزرگو! ہمارے ہاں کچھ ایسی چیزیں ہیں جو تحریفِ معنوی کی طرف ایک قدم ہو سکتی ہیں۔ مَیں یہ نہیں کہتا کہ اُن لوگوں کی نیّت کیسی ہے۔ ہو سکتا ہے کہ ان کی نیّت اچھی ہو لیکن میری اور آپ کی نیّتوں کا تو اعتبار نہیں۔ ہماری نیّت وہی اچھی ہو سکتی ہے جو قرآن اور سنّت کے ماتحت ہو۔ وہ نیّت ہماری اچھی نہیں ہو سکتی جو قرآن و سنّت کے خلاف ہو۔ کچھ تاجروں نے (پاکستان کے تاجروں نے اور اُس سے پہلے بھارت کے تاجروں نے جب ہندوستان متحد تھا) پہلے بھی چھپا تھا اور اب بھی چھپ رہا ہے، قرآن مجید کو صرف اُردو زبان میں طبع کیا تھا —— صرف اردو زبان میں —— عربی متن کو اُڑا دیا —— اور پکھتال کا وہ ترجمہ جو حیدرآباد دکن میں کبھی چھپا تھا عثمانیہ ادارہ کی طرف سے۔ دارالمعارفِ عثمانیہ کی طرف سے جو کبھی چھپا تھا۔ حیدرآباد کا نام آ گیا —— اللہ تعالےٰ میر عثمان علی خاں بہادر کو جنّت نصیب فرمائے، اللہ اُن کی کمزوریوں کو معاف فرما دے، پرسوں ۲۴ر فروری ۱۹۶۷ء کو ان کا وصال ہو گیا۔ حقیقت ہے مجھے اُن کے وصال کی خبر پڑھ کر بڑا دُکھ ہوا۔ اُن کے وجود سے کئی علمی ادارے قائم تھے۔ ہزاروں انسان اُن کے دروازے سے کھانا کھاتے تھے۔ کتنی علمی مجلسیں قائم تھیں۔ ایک روشن چراغ تھا مسلمانوں کا، وہ بھی گُل ہو گیا۔ اللہ تعالےٰ اُن کی قبر کو منوّر فرمائے۔ وہ شاعر بھی تھے۔ اُن کا مجھے ایک شعر یاد ہے۔ ایک دفعہ تقسیم سے پہلے انہوں نے ایک نظم لکھی تھی۔ ایک اخبار میں مَیں نے پڑھی تھی۔ اس کا جو آخری شعر تھا وہ آپ بھی سن لیجئے۔ یہ سب درسِ قرآن ہے ؎

سلاطینِ سلف سارے ہوئے نذرِ اجل عثمانؔ
مسلمانی حکومت میں ہے اک تیرا نشاں باقی

تو وہ بھی مٹ گیا۔ اللہ تعالےٰ مسلمانوں کو

(باقی صـ۳ پر)

فکرِ آخرت

ایم عبدالرحمٰن لودھیانوی ، شیخوپورہ

(گذشتہ سے پیوستہ)

ارشاداتِ نبوی

(۱) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دُنیا مومن کا قید خانہ ہے اور کافر کی جنت ہے۔

(۲) حضرت سہل ابنِ سعدؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر دُنیا اللہ تعالیٰ کے نزدیک مچھر کے ایک پَر کے برابر ہوتی تو اللہ تعالیٰ کافر کو اس میں سے ایک گھونٹ بھی نہ پلاتا۔

(۳) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص دُنیا کو محبوب رکھے گا اپنی آخرت کو خراب کرے گا اور جو آخرت کو محبوب رکھے گا اپنی دنیا کو خراب کرے گا۔ لہٰذا تم فانی چیز پر باقی کو ترجیح دو۔

(۴) حضرت ابنِ مسعودؓ کہتے ہیں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز جب تک ابنِ آدم سے پانچ باتیں نہ پوچھ لی جائیں گی اس وقت تک اس کے قدم نہ ہٹیں گے۔ پہلے عُمر کے متعلق دریافت کیا جائے گا کہ کون سے امور میں صرف کی، پھر جوانی کے متعلق کہ کون سے امور میں بوڑھا ہوا، پھر مال کے متعلق کہ کہاں خرچ کیا اور کہاں سے کمایا، پھر علم کے متعلق جو باتیں معلوم تھیں ان میں کیا عمل کیا؟

(۵) حضرت حُذیفہؓ کہتے ہیں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے خطبہ میں فرمایا شرّ تمام گناہوں کا مجموعہ ہے اور عورتیں شیطان کا جال ہیں۔ دنیا کی محبت ہر گناہ کا سَر ہے۔

(۶) حضرت مستورد ابن شدادؓ کہتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا خدا کی قسم دُنیا آخرت کے مقابلہ میں ایسی ہے جیسے تم میں سے کوئی شخص اپنی انگلی دریا میں ڈال دے اور پھر دیکھے کہ اس کی انگلی پر کس قدر پانی آ گیا۔

(مشکواۃ باب کتاب وقت)

(۷) مومن کی نیکیاں برباد نہیں جاتیں اُس کو دُنیا میں بھی اس کا معاوضہ دیا جاتا ہے اور آخرت میں بھی اور اگر کافر دنیا میں کوئی کام اللہ تعالیٰ کی رضا مندی کے واسطے کرتا ہے تو اس کا پورا پورا بدلہ دُنیا میں دے دیا جاتا ہے۔ آخرت میں اس کی کوئی نیکی باقی نہیں رہے گی۔

(۸) حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں نبیٔ اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا لذّتوں کو مٹانے والی موت کا ذکر کثرت سے کیا کرو۔

(۹) حضرت عبداللہ ابن عمرؓ کہتے ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے میرا ہاتھ پکڑ کر کہا کہ دُنیا میں ایسے رہو جیسے کہ ایک مسکین یا مسافر ہوتا ہے۔ حضرت ابن عمرؓ کہتے ہیں اگر شام ہو تو صبح کی امید نہ کرو اور اگر صبح ہو تو شام کی امید نہ کرو اور صحت میں بیماری کا سامان کرو اور زندگی میں موت کا۔

(۱۰) ایک مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف لے گئے تو چند آدمیوں کو دیکھا کہ کھِل کھلا کر ہنس رہے ہیں۔ حضورؐ نے ارشاد فرمایا کہ اگر موت یاد کیا کرو تو یہ بات نہ ہو۔ کوئی دن قبر پر ایسا نہیں گذرتا جس میں وہ یہ اعلان نہ کرتی ہو کہ میں غربت کا گھر ہوں، تنہائی کا گھر ہوں، کیڑوں اور جانوروں کا گھر ہوں۔ جب کوئی مومن کامل ایمان والا دفن ہوتا ہے تو قبر اس سے کہتی ہے تیرا آنا مبارک ہے تو نے بہت ہی اچھا کیا کہ آ گیا پھر قبر وسیع ہو جاتی ہے اور منتہائے نظر تک کھل جاتی ہے اور جنت کا ایک دروازہ اس میں کھل جاتا ہے جس سے وہاں کی ہوائیں خوشبوئیں وغیرہ پہنچتی رہتی ہیں اور جب کافر یا فاجر دفن کیا جاتا ہے تو قبر کہتی ہے کہ تیرا آنا منحوس اور نا مبارک ہے کیا ضرورت تھی تیرے آنے کی اس کے بعد قبر اس کو اس زور سے بھینچتی ہے کہ پسلیاں ایک دوسرے میں گھس جاتی ہیں اس کے بعد نوّے یا ننانوے اژدہے اس پہ مسلط ہو جاتے ہیں جو اس کو نوچتے رہتے ہیں اور قیامت تک یہی ہوتا رہے گا۔

قبر آخرت کی منزلوں میں سے سب سے پہلی منزل ہے۔ جو شخص اس سے نجات پائے بعد کی سب منزلیں اس پر سہل ہو جاتی ہیں اور جو اس سے نجات نہ پائے بعد کی منزلیں دشوار ہی ہوتی جاتی ہیں۔ آنحضرتؐ ارشاد فرماتے تھے کہ میں نے کوئی منظر قبر سے زیادہ گھبراہٹ والا نہیں دیکھا۔ آدمیوں اور جنّات کے سوا باقی سب جانور عذاب قبر کو سنتے ہیں۔ اکثر عذاب قبر پیشاب کی آلودگی کی وجہ سے ہوتا ہے۔ اس سے بچنے کے لیئے ہر رات سورہ تبارکَ الذی پڑھنی چاہیئے۔ حضور اقدس ہر نماز کے بعد عذاب قبر سے معافی مانگتے تھے۔

(۱۱) حضرت حسن ابو ہریرہؓ کی روایت بیان کرتے ہیں حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا قیامت کے روز خلائق کو تین مرتبہ پیش کیا جائے گا اوّل مرتبہ میں جھگڑا ہو گا دوسری مرتبہ عذر و معذرت، تیسری مرتبہ ہاتھوں میں صحیفے تقسیم کیئے جائیں گے کسی کے داہنے ہاتھ میں اور کسی کے بائیں ہاتھ میں۔

(۱۲) حضرت عائشہؓ کہتی ہیں مجھ کو دوزخ کی یاد سے رونا آ گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے عائشہ! کیوں روتی ہو؟ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! دوزخ کو یاد کر کے رونا آ گیا، کیا آپ قیامت کے روز اپنی اہل کو یاد رکھیں گے حضورؐ نے فرمایا اے عائشہؓ! تین موقعوں پر کوئی کسی کو یاد نہیں کرے گا ایک اعمال تولتے وقت ہر شخص کو خیال ہو گا کہ دیکھو خدا جانے، ترازو ہلکی ہوتی ہے یا بھاری دوم اعمالنامہ ملتے وقت کیونکہ یہ خیال ہو گا کہ نہیں معلوم، کتاب کون سے ہاتھ میں دی جائے گی۔ سوم پُل صراط پر گذرتے وقت جو کہ دوزخ پر رکھا ہو گا۔ (مشکواۃ۔ باب قصاص و میزان)

(نوٹ) پُل صراط بال سے باریک اور تلوار سے زیادہ تیز ہو گا۔

ہر نیک و بد، مجرم و بری اور مومن و کافر کے لئے حق تعالیٰ قسم کھا چکا ہے اور فیصلہ کر چکا ہے کہ ضرور بالضرور دوزخ پر اس کا گذر ہو گا۔ کیونکہ جنت میں جانے کا راستہ ہی دوزخ پر سے گذر کر بنایا گیا ہے۔ اس پر لا محالہ سب کا گذر ہو گا۔ خدا سے ڈرنے والے مومنین اپنے درجہ کے موافق وہاں سے صحیح سلامت گذر جائیں گے اور گنہگار اُلجھ کر دوزخ میں گر پڑیں گے العیاذاً باللہ پھر کچھ مدت کے بعد اپنے اپنے عمل کے موافق نیز انبیاء، ملائکہ اور صالحین کی شفاعت سے اور آخر کار براہِ راست ارحمُ الراحمین کی مہربانی سے وہ سب گنہگار جنہوں نے سچے اعتقاد کے ساتھ کلمہ پڑھا تھا دوزخ سے نکالے جائیں گے اور دوزخ کا مُنہ بند کر دیا جائے گا۔

(پ۱۶ ع۸ سورہ مریم آیت ۷۱)

(باقی ص۱۴ پر)

حافظ خلیل احمد صدیقی

صوم یعنی روزے کے معنی اصل لغت میں باز رکھنے اور روکنے کے ہیں لیکن شریعت نے اس کے معنی بیان کئے ہیں کہ تین چیزوں سے روکنے کو روزہ کہتے ہیں۔ کھانا پینا اور جماع کرنا۔ کھانے پینے میں یہ بات بھی آگئی کہ کسی چیز کو بدن کے اندرونی حصہ میں داخل کرنا بشرطیکہ اس کا حکم اندر کا ہو، اندر کے حکم کا مطلب یہ ہے کہ منہ میں کسی چیز کا رکھنا یا ناک بانسے سے کسی چیز کا رہنا روزہ کو نہیں توڑتا کیونکہ یہ دونو چیزیں اگرچہ اندر ہیں لیکن ان کو اندر کا حکم نہیں ہے اور جن تین چیزوں سے رُکنے کو شریعت نے روزہ کہا ہے وُہ رُکنا صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک ہو اور روزہ رکھنے والا اس روزہ کا اہل یعنی مسلمان ہو اگر عورت ہو تو حیض اور نفاس سے پاک ہو۔

روزہ کی قسمیں

روزہ کی آٹھ قسمیں ہیں :۔

۱۔ فرضِ معین :۔ یہ روزے رمضان المبارک کے ہیں جو رمضان میں ادا کئے جائیں اور چونکہ ان روزوں کا وقت شہرِ رمضان ہے اس لیئے ان کو فرض معین کیا گیا ہے

۲۔ فرض غیر معین :۔ یہ روزے بھی رمضان کے ہیں لیکن وہ روزے جو رمضان میں قضا ہو جائیں اور بعد میں قضا کو ادا کیا جائے۔ چونکہ ان کا کوئی وقت مقرر نہیں ہے اس لئے ان کو فرض غیر معین کہا گیا ہے۔

۳۔ کفارے :۔ کے طور پر جو روزے رکھے جائیں۔ خواہ یہ کفارہ قسم کا ہو یا ظہار وغیرہ کا ہو یہ روزے اعتقاداً تو فرض ہیں لیکن عملاً واجب، اسی لئے ان کا منکر کافر نہیں ہوتا۔

۴۔ واجب معیّن : جیسے نذر معین کے روزے۔ کوئی اگر یوں کہے کہ میرا فلاں کام ہو جائے گا تو فلاں تاریخ کو روزہ رکھوں گا۔ یہ نذر معین ہے۔

۵۔ واجب غیر معین :۔ یعنی کوئی اگر یوں کہے کہ کسی تاریخ کو ایک روزہ رکھوں گا، یہ نذر مطلق ہے۔

۶۔ سنّت :۔ روزوں میں سنّت مؤکدہ کوئی روزہ نہیں لیکن جن دنوں کے روزے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے رکھنے یا ان کی ترغیب دینی ثابت ہے انہیں سنت کہتے ہیں جیسے عاشورہ کے دو روزے یعنی محرم کی نویں اور دسویں کے روزے۔

۷۔ مکروہ : صرف سنیچر کے دن کا روزہ، صرف عاشورہ یعنی دسویں تاریخ کا روزہ، نو روز کے دن کا روزہ۔

۸۔ حرام۔ سال بھر میں پانچ روزے حرام ہیں۔ عیدالفطر، عیدالاضحیٰ اور ایام تشریق کے تین روزے۔ "ایام تشریق" ذوالحجہ کی گیارھویں، بارھویں اور تیرھویں تاریخوں کا نام ہے۔

روزہ کی نیّت

تین قسم کے روزہ کی نیّت تو رات سے لے کر ضحوۃ الکبریٰ تک کی جا سکتی ہے۔ ضحوۃ کبریٰ سے نصف النہار شرعی مراد ہے یعنی صبح صادق سے شرعی دن شروع ہو جاتا ہے۔ اس دن کے نصف سے پہلے پہلے اگر نیّت کرلے تو روزہ صحیح ہوگا۔ مثلاً بارہ بجے نصف النہار ہو تو تقریباً دو گھنٹے پہلے تک نیّت کرلے یعنی دس بجے سے پہلے ہی نیّت کرلینی چاہئے۔ وہ تین قسمیں جن کی نیّت رات سے لے کر ضحوۃ کبریٰ تک صحیح ہو سکتی ہے یہ ہیں :۔

۱۔ رمضان المبارک کا روزہ رمضان ہی میں رکھنا، یعنی رمضان قضاء کا روزہ نہ ہو بلکہ اداءً ہو۔

۲۔ نذرِ معین کا روزہ۔

۳۔ نفلی روزہ۔

مندرجہ بالا تین قسموں کے علاوہ باقی تمام روزوں کے لئے شرط یہ ہے کہ ان کی نیّت رات سے کی جائے اور روزہ کو متعیّن کیا جائے کہ فلاں روزہ رکھوں گا خواہ وہ قضائے رمضان ہو، نذر معین ہو یا کسی نفلی روزے کی قضا ہو یا کفارے کے روزے ہوں۔ غرض ان تمام اقسام کے روزوں کی نیّت صبح سے پہلے کرنی چاہئے۔

نیّت کی شرط

نیّت کی شرط یہ ہے کہ دل سے اس بات کو جانے کہ مَیں فلاں روزہ رکھتا ہوں، مشائخ کا طریقہ یہ ہے کہ زبان سے بھی کہے اور لفظ انشاءاللہ کہنے سے نیّت باطل نہیں ہوتی۔

رمضان کے روزہ کی فرضیّت اور اہمیّت

اسلام کی بنیادی تعلیمات میں سے ایمان، نماز اور زکوٰۃ کے بعد روزہ کا درجہ ہے۔ قرآن کریم میں فرمایا گیا ہے کہ :۔

ترجمہ : اے ایمان والو! تم پر روزے رکھنا فرض کیا گیا ہے۔ جیسے کہ تم سے پہلے امتوں پر بھی فرض کئے گئے تھے تاکہ تم میں تقویٰ کی صفت پیدا ہو۔

اسلام میں پورے ماہ رمضان کے روزے فرض ہیں۔ اور جو شخص بلا کسی عذر اور مجبوری کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دے تو بہت ہی سخت گناہگار ہے ایک حدیث میں ہے کہ :

جو شخص بلا کسی معذوری اور بیماری کے رمضان کا ایک روزہ بھی چھوڑ دے وہ اگر اس کے بدلے ساری عمر بھی روزے رکھے تو اس کا پورا حق ادا نہ ہو سکے گا۔ (مشکوٰۃ شریف)

روزہ کی فضیلت

روزہ میں چونکہ عبادت کی نیّت سے کھانے پینے اور نفسانی شہوت کے پورا کرنے سے اپنے نفس کو روکا جاتا ہے اور اللہ کے واسطے اپنی خواہشات اور لذّتوں کو قربان کیا جاتا ہے اس لئے اللہ تعالےٰ نے اس کا ثواب بھی بہت رکھا ہے۔ حدیث شریف میں ہے کہ :۔

"جو شخص پورے ایمان و یقین کے ساتھ اور اللہ تعالےٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لئے اور اس سے ثواب

پینے کے لئے رمضان کے روزے رکھے تو اس کے پہلے سب گناہ معاف کر دئے جائیں گے۔" (مشکوٰۃ شریف)

بعض صوفیاء کی کتابوں میں لکھا ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جناب باری تعالیٰ میں عرض کی کہ اے اللہ العالمین بندہ آپ سے کس وقت زیادہ قریب ہوتا ہے۔ ارشاد ہوا کہ دو حالتوں میں بندہ کو مجھ سے زیادہ قربت حاصل ہوتی ہے۔ ایک جب بندہ بھوکا ہوتا ہے اور دوسرے جب بندہ سجدے میں ہوتا ہے۔ سجدے کا قرب تو قرآن میں بھی مذکور ہے۔ جیسا کہ فرمایا ہے۔ واسجدوا و اقترب۔ اسی طرح قرآن میں روزے کی فرضیت کا ذکر کرتے ہوئے لعلکم تتقون فرمایا ہے اور ظاہر ہے کہ تقوےٰ بندوں کو اللہ تعالیٰ کے قریب کرتا ہے اور بڑی بات تو یہ ہے کہ روزے سے جسم اگرچہ کمزور ہوتا ہے لیکن روح جو لطیفۂ ربانی ہے اس میں بڑی قوت پیدا ہو جاتی ہے۔ اور عبادت میں بڑا نشاط پیدا ہوتا ہے اور روزہ روح کی غذا ہے۔ روزہ اللہ تعالیٰ کی صفات سے بندہ کو متصف بناتا ہے۔ کیونکہ کھانے پینے اور عورتوں سے اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے۔ اور اسی طرح بندہ بھی کھانا پینا چھوڑ کر اور جماع کی لذت سے علیحدہ رہ کر اللہ تعالیٰ کی صفات سے متصف ہوتا ہے اور یہ بندہ کا کمال ہے اس روزے سے بندہ پر روحانیت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں — اس کے علاوہ اکثر امراض جسمانی کے لئے روزہ بہت مفید ہے۔ جیسا کہ اطباء کے کلام سے ظاہر ہوتا ہے، بالخصوص بلغمی امراض کے لئے تو بہت ہی مفید ہے۔

حضرت ابوداؤد سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ہر شئے کا ایک دروازہ ہے اور عبادت کا دروازہ روزہ ہے۔

ایک دوسری حدیث میں ہے کہ: "روزہ دوزخ کی آگ سے بچانے والی ڈھال ہے (جو دوزخ کے عذاب سے روزہ دار کو محفوظ رکھے گا)" (مشکوٰۃ شریف)

ایک اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ "روزہ دار کے منہ کی بدبو (جو بعض اوقات معدہ خالی ہونے کی وجہ سے پیدا ہو جاتی ہے اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بہتر ہے۔ (مشکوٰۃ شریف)

روزہ کے مستحبات

روزہ کے مستحبات مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ سحری کھانا (۲) رات سے نیت کرنا (۳) سحری آخری وقت میں کھانا، بشرطیکہ صبح صادق سے یقیناً پہلے فارغ ہو جائے (۴) افطار میں جلدی کرنا (۵) غیبت، جھوٹ اور گالی گلوچ وغیرہ بری باتوں سے بچنا (۶) چھوہارے یا کھجور سے اور یہ نہ ہو تو پانی سے افطار کرنا۔

روزہ کے مکروہات

۱۔ گوند چبانا یا اور کوئی چیز منہ میں ڈالے رکھنا (۲) کوئی چیز چکھنا (البتہ جس عورت کا خاوند سخت اور بدمزاج ہو اسے زبان کی نوک سے سالن کا مزہ چکھ لینا جائز ہے) (۳) منہ میں بہت سا تھوک جمع کر کے نگلنا (۴) غیبت کرنا، جھوٹ بولنا اور گالی گلوچ کرنا (۵) بیقراری اور گھبراہٹ ظاہر کرنا (۶) کوئلہ چبا کر یا منجن سے دانت صاف کرنا۔

مندرجہ ذیل چیزوں سے روزہ مکروہ نہیں ہوتا:۔

۱۔ سرمہ لگانا (۲) بدن پر تیل ملنا یا سر میں ڈالنا (۳) ٹھنڈک کے لئے غسل کرنا۔ (۴) مسواک کرنا (۵) خوشبو لگانا یا سونگھنا (۶) بھولے سے کچھ کھا پی لینا (۷) خود بخود بلا قصد قے ہو جانا (۸) اپنا تھوک نگلنا وغیرہ۔

روزہ کے مفسدات

ان باتوں کو کہتے ہیں جن سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے۔ اور مفسدات کی دو قسمیں ہیں:۔

۱۔ ایک وہ جن سے قضا واجب ہوتی ہے۔

۲۔ دوسری وہ جن سے قضا اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں۔ جن مفسدات سے صرف قضا واجب ہوتی ہے وہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ کسی نے زبردستی روزہ دار کے منہ میں کوئی چیز ڈال دی اور وہ حلق سے نیچے اتر گئی۔

۲۔ روزہ یاد تھا اور کلی کرتے وقت بلا قصد حلق سے پانی اتر گیا۔

۳۔ قے آئی اور قصداً حلق میں لوٹا دی۔

۴۔ قصداً منہ بھر قے کر ڈالی۔

۵۔ کان میں تیل ڈالنا۔

۶۔ ناس لینا۔

۷۔ دانتوں میں سے نکلے ہوئے خون کو نگل گیا۔ جبکہ خون تھوک پر غالب ہو۔

۸۔ بھولے سے کچھ کھا پی لیا۔ اور پھر یہ سمجھ کر کہ روزہ تو ٹوٹ ہی گیا پھر قصداً کھانا پینا وغیرہ۔

جن مفسدات سے صرف قضاء اور کفارہ دونوں واجب ہوتے ہیں وہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

۱۔ ایسی چیز جو غذا یا دوا یا لذت کے طور پر استعمال کی جاتی ہے۔ قصداً کھا پی لے۔

۲۔ قصداً صحبت کر لی۔

۳۔ قصداً کھلاتی یا سرمہ لگایا اور یہ سمجھ کر کہ روزہ ٹوٹ گیا قصداً کھا پی لیا۔

روزہ کا خاص فائدہ

روزہ کا ایک خاص فائدہ یہ ہے کہ اس کی وجہ سے آدمی میں تقوےٰ اور پرہیزگاری کی صفت پیدا ہوتی ہے اور اپنی نفسانی خواہشات اور جی کی چاہت کو دبانے کی عادت پڑتی ہے اور روح کی ترقی اور تربیت ہوتی ہے۔ لیکن یہ باتیں جب حاصل ہوتی ہیں کہ روزہ میں ان تمام باتوں کا لحاظ رہے جن کی ہدایت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی ہے یعنی کھانے پینے کے علاوہ تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے بھی پرہیز کرے، جھوٹ نہ بولے، غیبت نہ کرے اور کسی سے لڑائی جھگڑا نہ کرے۔

خطبہ جمعہ

حضرت مولانا قاری عطاء اللہ بغدادی ۸ر دسمبر ۱۹۶۷ء کو "فضائل رمضان" کے عنوان پر جامع مسجد نہر والی گنج مغلپورہ لاہور میں جمعہ سے پہلے تقریر فرمائیں گے۔

(سید منظور حسین شاہ صدر انجمن اہلسنت مغلپورہ لاہور)

جلسہ

مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم کا سالانہ جلسہ انشاء اللہ تعالیٰ اپنی سابقہ روایات کے مطابق مورخہ ۲۹، ۳۰ ذوالحجہ ۸۷ھ کیم محرم ۸۸ھ مطابق ۲۹، ۳۰، ۳۱ مارچ ۱۹۶۸ء بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار، منعقد ہو رہا ہے۔ حضرت درخواستی مدظلہ، امیر جمعیۃ علماء اسلام و دیگر اکابر علماء نے منظوری دے دی ہے۔ احباب تاریخیں نوٹ فرمالیں۔

(مولانا) عبداللطیف مہتمم مدرسہ حنفیہ تعلیم الاسلام جہلم۔

مولانا عاشق الٰہی بلند شہری

(۳)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا آں حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے نکاح میں آگئیں تو آپ کی مصاحبت کو بہت غنیمت جانا اور برابر آپ کے ارشادات محفوظ کرتی رہیں اور آپ سے سوالات کر کر کے اپنا علم بڑھاتی رہیں۔ پھر اس علم کو انہوں نے پھیلایا حدیث میں ان کے شاگرد صحابہؓ بھی تھے۔ اور تابعین بھی۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو بھی ان کے شاگردوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ حدیث شریف کی کتابوں میں جو حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کی روایات ملتی ہیں ان کی تعداد ۳۷۸ ہے۔

محمود بن لبیدؓ فرماتے تھے کہ آں حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کی سب ہی ازواج مطہرات رضہ آپ کے ارشادات کو یاد کرتی تھیں لیکن عائشہؓ اور حضرت ام سلمہ رضہ کی ہم پلہ ان میں اور کوئی بیوی نہ تھیں۔

مروان بن الحکم حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے مسائل دریافت کرتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم اور کسی سے کیوں پوچھیں جب کہ ہمارے اندر آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بیویاں موجود ہیں۔ اگر حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کے فتاویٰ جمع کئے جاویں تو خاصی تعداد میں مل سکتے ہیں۔ جن کو جمع کر کے ایک رسالہ بن سکتا ہے۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا کو آں حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کے ارشادات سننے کا بہت شوق تھا۔ ایک مرتبہ بال گوندھ رہی تھیں کہ آں حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم خطبہ دینے کے لئے (مسجد نبوی میں) کھڑے ہوئے۔ زبان مبارک سے نکلا تھا "ایہا الناس" (اے لوگو!) تو حضرت سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا نے سن لیا (کیوں کہ ازواج مطہرات کے حجرے مسجد نبوی سے ملے ہوئے تھے) آواز سنتے ہی بال باندھ کر کھڑی ہو گئیں اور پورا خطبہ سنا۔

ایک مرتبہ آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ یا رسول اللہ میں اپنے سر کی مینڈھیاں بہت سختی سے باندھتی ہوں تو کیا غسلِ جنابت کے لئے ان کو کھولا کروں؟

فرمایا نہیں۔ بس اتنا ہی کافی ہے کہ تم اپنے سر پر تین بار لپ بھر کر پانی ڈال لیا کرو جس سے بالوں کی جڑیں تر ہو جائیں۔ اس کے بعد سارے بدن پر پانی بہا لیا کرو۔ ایسا کرنے سے پاک ہو جاؤ گی۔

حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہا فرماتی تھیں کہ آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے مجھے سکھلایا کہ مغرب کی اذان کے وقت یہ پڑھا کرو۔

اَللّٰهُمَّ اِنَّ هٰذَا اِقْبَالُ لَيْلِكَ وَاِدْبَارُ نَهَارِكَ وَ اَصْوَاتُ دُعَاتِكَ فَاغْفِرْلِيْ۔

اے اللہ! یہ تیری رات کے آنے اور تیرے دن کے جانے کے اور تیرے پکارنے والوں کی آوازوں کا وقت ہے پس تو مجھے بخش دے

ایک مرتبہ آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم دولت کدہ میں تشریف رکھتے تھے اور آپ کے پاس حضرت ام سلمہ اور حضرت میمونہ رضی اللہ تعالےٰ عنہما بھی تھیں کہ حضرت عبداللہ بن ام مکتوم رضی اللہ تعالےٰ عنہ آ گئے۔ وہ چونکہ نابینا تھے اس لئے یہ سمجھ کر کہ ان سے کیا پردہ کرنا ہے دونوں بیبیاں بیٹھی رہیں اور پردہ نہ کیا آں حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان سے پردہ کرو۔ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! کیا وہ نابینا نہیں ہیں۔ جو ہم کو نہیں دیکھ سکتے ہیں۔ (پھر پردہ کی کیا ضرورت ہے؟) آپ نے جواب فرمایا کیا تم دونوں بھی نابینا ہو، کیا تم ان کو نہیں دیکھ رہی ہو؟

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آں حضرت صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم جب (وفات سے قبل) مریض ہوئے تو آپ کی ایک بیوی نے اہل کتاب کے ایک عبادت خانہ کا ذکر کیا جسے ماریہ کہتے تھے۔ چونکہ حضرت ام سلمہ رضہ اور حضرت ام حبیبہؓ حبشہ گئی تھیں اور اسے دیکھ کر آئی تھیں اس لئے انہوں نے اس کی خوبصورت بناوٹ اور اس کی تصویروں کا ذکر کیا۔ آں حضرت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سر اٹھا کر فرمایا کہ یہ لوگ حرکت کرتے تھے کہ جب ان میں کا کوئی نیک انسان مر جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے تھے اس میں وہ تصویریں بنا لیتے تھے (جن کا تم ذکر کر رہی ہو۔) یہ لوگ اللہ کی مخلوق میں سب سے زیادہ برے ہیں۔

ایک مرتبہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے سوال کیا یا رسول اللہ! کیا مجھے (اپنے پہلے شوہر) ابو سلمہ کی اولاد پر خرچ کرنے سے اجر ملے گا حالاں کہ وہ میری ہی اولاد ہیں آپ نے جواب میں فرمایا کہ تم ان پر خرچ کرو تم کو اس خرچ کا اجر ملے گا۔

ایک مرتبہ حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ! مرد جہاد کرتے ہیں اور عورتیں نہیں کرتی ہیں اور عورتوں کو مرد کے مقابلہ میں آدھی میراث ملتی ہے اس کا کیا سبب ہے) اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی

وَلَا تَتَمَنَّوْا مَا فَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ ط

اور جس چیز میں اللہ نے (تم میں) بعض کو بعض پر فضیلت دی ہے اس کی ہوس مت کرو۔!

ایک مرتبہ عرض کیا یا رسول اللہ: قرآن میں عورتوں کا ذکر کیوں نہیں ہے لہذا جلشانہ نے آیت اِنَّ الْمُسْلِمِيْنَ وَالْمُسْلِمٰتِ وَالْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ (آخر تک) نازل فرمائی۔

حضرت ابوبکر بن عبدالرحمن روایت فرماتے تھے کہ میں نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی زبانی ایک وعظ کے موقع پر سنا کہ جس پر جنابت کا غسل فرض ہو اور صبح ہو جانے تک غسل نہ کیا ہو تو اب روزہ نہ رکھے (کیوں کہ اس کا روزہ نہ ہوگا) میں نے اپنے والد صاحب سے اس کا تذکرہ کیا تو انہوں نے فرمایا یہ تو عجیب مسئلہ بتایا۔ اس کے بعد میں اور والد صاحب حضرت عائشہؓ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے پاس پہنچے اور ان سے تحقیق کی تو دونوں نے جواب دیا کہ (یہ مسئلہ غلط ہے کیوں کہ) رسول اللہ صلی اللہ تعالےٰ علیہ وسلم کو جنابت کی حالت میں صبح ہو جاتی تھی اور آپ روزہ رکھ لیتے تھے اور یہ جنابت خلام کی نہیں بلکہ مجامعت کی ہوتی تھی۔ یہ جواب سن کر ہم دونوں باپ بیٹے مروان بن الحکم کے پاس پہنچے۔ اس وقت وہ مدینہ منورہ کے گورنر تھے۔ ان سے اس کا اس کا تذکرہ والد صاحب نے کر دیا۔ تو انہوں نے فرمایا کہ میں تم کو قسم دلاتا ہوں کہ ضرور حضرت ابوہریرہ رضہ کے پاس جاؤ اور ان کے قول کی تردید کرو۔ لہذا ہم حضرت ابوہریرہ رضہ کے پاس آئے اور ان سے والد صاحب

نے حضرت عائشہ اور حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالٰے عنہما کا جواب نقل کر دیا۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ نے سوال کیا کہ کیا ان دونوں نے اس فتوے کا یہ جواب دیا ہے؟ والد صاحب نے فرمایا جی ہاں انہوں نے ہی یہ جواب دیا ہے یہ سن کر حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ نے فرمایا کہ وہی زیادہ جانتی ہیں۔ مجھے تو فضل بن عباس رضی اللہ تعالٰے عنہما نے بتایا تھا اور میں نے خود آں حضرت صلی اللہ تعالٰے علیہ وسلم سے نہیں سنا ہے یہ فرما کر حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالٰے عنہ نے اپنے فتوے سے رجوع فرما لیا۔ (باقی آئندہ)

بقیہ فکرِ آخرت

(ترجمہ) اور کوئی نہیں تم میں جو اُس پر نہ پہنچے گا۔ یہ وعدہ تیرے رب پر لازم مقرر ہے۔

حضرت عائشہؓ کہتی ہیں میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا جس روز آسمان و زمین دونو بدل جائیں گے تو اس وقت لوگ کہاں ہوں گے فرمایا پل صراط پر۔

خلاصہ

دنیا کے تمام منافع حقیر اور سریع الزوال ہیں اور ثواب آخرت کا بہتر ہے اُن کے لئے جو اللہ کی نافرمانی سے پرہیز کرتے ہیں سو تم کو چاہیئے کہ دنیا کے منافع کا لحاظ نہ کرو اور حق تعالٰی کی فرمانبرداری میں کوتاہی نہ کرو اور جہاد کرنے سے نہ ڈرو اور اطمینان رکھو کہ تمہاری محنت اور جانفشانی کا ثواب ادنٰی سا بھی ضائع نہ ہو گا۔ سو تم کو ہمت اور شوق کے ساتھ جہاد میں مصروف رہنا چاہیئے۔ (پ۵ سورہ نساء حاشیہ آیت ۷۷)

(ترجمہ) کیا تم آخرت چھوڑ کر دُنیا کی زندگی پر خوش ہو گئے ہو؟ سو آخرت کے مقابلہ میں دنیا کی زندگی کچھ نہیں مگر تھوڑا سا فائدہ اٹھا لینا۔ (پ۱۵ سورہ بنی اسرائیل آیت ۷۲)

(ترجمہ) اور جو کوئی اس جہان میں اندھا رہا وہ اگلے جہان میں بھی اندھا ہے۔ اور راہ سے بہت دور جا پڑا۔

سالانہ کانفرنس ۔ انشاء اللہ جامعہ رشیدیہ ساہیوال کا سالانہ جلسہ حسب روایات سابقہ یکم، ۲، ۳ ذی الحجہ ۸۷ھ بمطابق یکم، ۲، ۳ مارچ ۱۹۶۸ء منعقد ہوگا۔ حضرات علمائے کرام، احباب اور جملہ متعلقین حضرات نوٹ فرمالیں۔ (ناظم جامعہ رشیدیہ ساہیوال)

★ تعارف وتبصرہ ★

—: مضطر گجراتی بی۔ اے :—

نام کتاب:۔ تعارف قرآنی (خود قرآن کی زبانی)

مرتبہ:۔ ایم عبدالرحمان خاں۔

صفحات ۱۸۲، قیمت دو روپے پچاس پیسے۔

ناشر:۔ مکتبۂ ظفر، ناشر قرآنی قطعات محلہ فیض آباد سرگودھا روڈ گجرات۔

مکتبۂ ظفر (گجرات) کی طرف سے پہلے بھی دینی کتابیں شائع ہو چکی ہیں۔ زیرِ نظر کتاب بھی دینی تالیفات کے سلسلے کی نہایت مفید کڑی ہے۔ مرتب کتاب نے قرآن مجید ہی کی آیات سے اس مقدس الہامی صحیفے کے تمام پہلوؤں پر بصیرت افروز روشنی ڈالی ہے۔ قرآن مجید اپنے آپ کو کن مقدس ناموں سے پکارتا ہے اس کا مبارک نزول کیوں کیسے اور کس پر ہوا۔ اس کی بے مثال صفات کیا ہیں۔ اس نے کون سے اصول و احکام دیئے ہیں۔ اس پر عمل کرنے والوں کے لئے کیا جزا اور منکرین کے لئے کیا سزا ہے یہ سب کچھ تعارفِ قرآنی میں آیات کے ساتھ نہایت سلیقے سے پیش کیا گیا ہے۔ ہر مسلمان بہت تھوڑے وقت میں اس کے مطالعہ سے ایمان افروز حقائق سے واقف ہو سکتا ہے۔ جن پر عمل کرنا دنیا و آخرت دونوں کے فوائد عظیمہ کے حصول کا قطعی ضامن ہے۔ ہر مسلمان کو تعارفِ قرآنی کا ایک ایک نسخہ ہر وقت اپنے پاس رکھنا اور اس کا برابر مطالعہ کرتے رہنا اس کی سیرت و کردار کو بہترین معیار پر لانے کا باعث ہوگا۔ طالب علموں کے لئے خاص طور پر اس کا پڑھنا ضروری ہے۔

مندرجہ بالا پتے سے یا سنگِ میل پبلی کیشنز چوک اردو بازار لاہور سے طلب کیجئے۔

پمفلٹ موسومہ بہ ۔ اسلام اور بھلائی عرف خدمتِ خلق۔

ملنے کا پتہ ۔ محمد رمضان معرفت مدرسہ تعلیم الفرقان چاکیواڑہ نمبر ۳ کراچی نمبر ۱۔

اس پمفلٹ کے مرتب محمد امین صاحب مرحوم کی زندگی کا مقصد صرف تبلیغ اسلام تھا اور انہوں نے پوری زندگی اس مقصد کے لئے صرف کر دی انہوں نے عام فہم تبلیغی رسائل اور اسلامی پوسٹروں کے ذریعہ اسلام کی جو خدمت کی ہے وہ ناقابلِ فراموش ہے۔ اللہ تعالٰی مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ زیر نظر پمفلٹ میں خدمتِ خلق کے بڑے بڑے کام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاداتِ مقدس کی سند سے درج کئے گئے ہیں۔ انداز بیان عام فہم دلنشیں اور مؤثر ہے۔ سیرت سازی کے لئے اس کا مطالعہ اور اشاعت نہایت مفید ہے۔ سات پیسے کے ٹکٹ بھیج کر مندرجہ بالا پتہ سے مع دیگر اسلامی لٹریچر مفت طلب کریں۔

پمفلٹ:۔ غلط مسئلوں کا صحیح جواب۔

سعید احمد قادری دہلوی دکان نمبر ۱۲، خواجہ شہاب الدین مارکیٹ صدر کراچی نمبر ۳۔

یہ پمفلٹ حکیم الامت مولانا اشرف علی تھانوی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالہ "اغلاط العوام نے باب الاحکام" سے ماخوذ ہے جسے اصلاح معاشرہ کی خاطر شائع کیا گیا ہے۔ اس میں ان غلط مسائل کی شرعی حیثیت واضح کی گئی ہے جو عوام میں دین کے نام سے رواج پا گئے ہیں۔ یہ پمفلٹ معاشرتی اصلاح کے لئے واقعی نہایت مفید ہے اور اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہونی چاہیئے۔ شائقین سات پیسے کے ٹکٹ بھیج کر مندرجہ بالا پتہ سے جتنے تبلیغی پمفلٹ چاہیں حاصل کرکے تقسیم کر سکتے ہیں۔

پمفلٹ موسومہ بہ:۔ مشین سے کٹے ہوئے جانور کا گوشت اللہ کا نام لینے سے بھی پاک نہیں ہو سکتا۔

شائع کردہ ۔ جمعیت محبین صحابہؓ چوک شہید گنج، لنڈا بازار لاہور۔

ادارۂ تحقیقات اسلامیہ کی طرف سے حال ہی میں مشینی ذبیحہ کے حلال و جواز کا فتوٰی دیا گیا تھا جس پر علمائے دین نے سخت گرفت کی تھی ۔ اخباروں میں اس کے خلاف متعدد بیان شائع ہوئے اور بعض مدیران جرائد و رسائل نے اداریئے بھی لکھے اور ادارۂ مذکورہ کے فتوٰی کا شرعی پوسٹ مارٹم کرکے اسے گمراہ کن قرار دیا۔ زیر نظر پمفلٹ میں اس مسئلے کا قرآن و حدیث کی رو سے جائزہ لے کر ثابت کیا گیا ہے کہ مشین سے کٹے ہوئے جانور کا گوشت اللہ کا نام لینے سے بھی پاک نہیں ہو سکتا کیونکہ اس سے جانور کے مطلوبہ مقدار میں خون کے اخراج کا مقصد ہرگز پورا نہیں ہوتا۔ پمفلٹ میں جھٹکے اور اسلامی ذبیحہ کا فرق نہایت خوبی کے ساتھ واضح کر کے بتایا گیا ہے کہ مروجہ اسلامی طریق ذبح ہی صحیح ہے اور جھٹکا قطعاً حرام اور صحت کے لئے مُضر ہے۔ یہ پمفلٹ ہر مسلمان کے لئے قابل مطالعہ ہے۔

چھ باتیں :۔ مرتبہ مولانا عاشق الٰہی بلند شہری

قیمت:۔ ۷۵ پیسے۔

ناشر:۔ محمود الحسن، نور محمد ۳۴ اے۔ شاہ عالم مارکیٹ لاہور۔

۲۰×۳۰/۳۲ سائز پر ۹۶ صفحات کا یہ کتابچہ کلمۂ طیبہ، نماز، علم و ذکر، اکرام مسلم، اخلاص نیت اور تبلیغ جیسی چھ بہترین باتوں کی تشریح و توضیح پر مشتمل ہے۔ اصل میں یہ چھ باتیں تبلیغ دین ہی کی اساسی باتیں ہیں جو اپنے اندر دنیا و آخرت کی تمام سعادتیں اور برکتیں سمیٹے ہوئے ہیں۔ انہیں صحیح طور پر سمجھ کر عمل کرنے سے آخرت کی زندگی تو سنورے گی ہی، دنیا کی زندگی بھی جنت کا نمونہ بن جائے گی۔ معاشرتی و تمدنی اور اخلاقی و مجلسی اصلاح کے لئے اس کتابچے کا مطالعہ ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔

کتابت و طباعت آفسٹ پر، سرورق رنگین اور کاغذ سفید لگایا گیا ہے۔

مولانا محمد حفظ الرحمٰنؒ سیوہاروی

حضرت نُوح علیہ السلام

(۶)

ایک اخلاقی مسئلہ

اس مقام پر اگرچہ علامہ عبدالوہاب نجّار نے قرآنِ عزیز کی تصریح ہی کو تسلیم کیا ہے۔ تاہم ان کے نزدیک حضرت نوحؑ کی بیوی بصراحتِ قرآن اگر کافر ہو سکتی ہے تو اس پر خیانتِ عصمت کا الزام کرنا بھی کوئی ناواجب بات نہیں ہے۔

مگر مجھ کو ان جیسے تمام مقامات میں ان بزرگوں سے ہمیشہ اختلاف رہتا ہے اور میں ورطۂ حیرت و تعجب میں پڑ جاتا ہوں کہ ان علماء کے پیشِ نظر "نبی و رسول" کے معاملہ میں ان تمام نزاکتوں کا لحاظ کیوں نہیں جو اخلاق، معاشرت اور تہذیب و تمدن کی زندگی سے وابستہ ہیں۔

مثلاً اسی مقام کو لیجئے کہ صاحب قصص الانبیاء اور بعض دوسرے علماء کہتے ہیں کہ حضرت نوحؑ کی بیوی جب کافر ہو سکتی ہے تو خائنِ عصمت کیوں نہیں ہو سکتی۔ اس لئے کہ دوسرا عمل پہلے سے کم درجہ رکھتا ہے؟ جواب یہ ہے کہ اس کو تسلیم کر لینے کے بعد کہ کفر زنا سے بہت زیادہ بُرا اور قبیح عمل ہے مجھے اس سے سخت اختلاف ہے کہ کسی پیغمبر و نبی کی بیوی ان کے حبالۂ عقد میں رہتے ہوئے خائنِ عصمت ہو اور نبی و رسول اس کی اس حرکت سے غافل رہے۔ اس لئے کہ اگر کسی نیک اور صالح انسان کی بیوی شوہر سے چھپ کر اس قسم کی بد عملی میں مبتلا ہو جائے تو یہ ممکن ہے کیونکہ وہ ناواقف رہ سکتا ہے اور جب تک اس کے علم میں یہ بد عملی نہ آئے اس کی ثقاہت و تقوی پر مطلق کوئی حرف نہیں آتا۔

مگر ایک نبی و رسول کا معاملہ اس سے جدا ہے اس کے پاس صبح و شام خدائے برتر کی وحی آتی ہے اور وہ خدائے برتر کی ہمکلامی سے مشرف ہوتا ہے۔ پھر یہ کیسے ممکن ہے کہ نبی کے گھر میں ایک فاحشہ و زانیہ اس کی رفیقِ حیات بھی رہے اور خدا کی وحی اس سے قطعاً خاموش ہو۔

خدا کے برگزیدہ پیغمبر جب اصلاح و ہدایت کے لئے بھیجے جاتے ہیں۔ تو ظاہری و باطنی ہر قسم کے عیوب سے معصوم اور پاک رکھے جاتے ہیں تا کہ کوئی شخص بھی ان کے حسب و نسب اخلاق و معاشرت پر نکتہ چینی نہ کر سکے۔ لہٰذا یہ کیسے جائز ہو سکتا ہے کہ وحیِ الٰہی اور ہمکلامیِ ربّ اکبر کے مدعی کے گھر میں بد اخلاقی کا جرثومہ منتقل ہو رہا ہو اور اس کو بے خبر اور غافل چھوڑ دیا جائے۔

ہمارے سامنے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا واقعہ دلیلِ راہ ہے۔ ان ہوئی کو ہوئی کرنے والوں اور بے پر کی اُڑانے والوں نے کیا کچھ نہیں کیا، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سمعِ مبارک نے بھی سنا۔ چند روز بد بخت و خوش بخت بننے والوں کے لئے آزمائش کے بھی طے مگر آخر کار وحیِ الٰہی نے معاملہ کو ایسا صاف کر دیا کہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو کر رہ گیا۔

یہ ہو سکتا ہے کہ (العیاذ باللہ) پیغمبر اور نبی کی بیوی سے زنا سرزد ہو جائے کیونکہ وہ نبی کی طرح معصوم نہیں ہے لیکن یہ محال اور ناممکن ہے کہ اس ارتکاب کے بعد وہ نبی کی بیوی ہے اور وحیِ الٰہی نبی اور پیغمبر کو اُس کی بد اخلاقی سے غافل رکھے۔

کفر بلا شبہ سب سے بڑا جرم اور گناہ ہے لیکن وہ معاشرتی اور اخلاقی بول چال میں بد اخلاقی اور فحش نہیں ہے بلکہ ایک عقیدہ ہے جو عقیدۂ بد کہلانے کا مستحق ہے۔ اس لئے بعض اسلامی مصالح کی بنا پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل کی شریعتوں اور خود نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مکی زندگی میں کافر سے مناکحت کو ممنوع قرار نہیں دیا گیا۔ مگر مدنی زندگی کے دور میں قرآنِ عزیز کی نص نے مشرک و مسلم کے درمیان رشتہ مناکحت کو ہمیشہ کے لئے ممنوع قرار دے دیا۔ لیکن زنا کسی حال اور کسی وقت میں بھی جائز نہیں رکھا گیا۔

پس اس معاملہ میں کفر و زنا کے تقابل کا سوال صحیح نہیں ہو سکتا، بلکہ معاشرتی بد کرداری و نیک کرداری کی بقاء و قیام کا سوال پیدا ہوتا ہے۔ لہٰذا میرے نزدیک حضرت نوحؑ کی زندگیِ پاک کے ساتھ زانیہ رفیقہ کا تعلق ناممکن تھا۔ اگر امراۃِ نوح ایک مرتبہ بھی ایسا اقدام کرتی تو وحیِ الٰہی فوراً نبی کو مطلع کر کے تفریق کرا دیتی۔ یا کم از کم توبۃً نصوحا پر جا کر معاملہ ٹھہرتا۔ میں تو اس سے آگے بڑھ کر یہ جرأت کرتا ہوں کہ اگر خدا نہ کردہ کسی روایت میں بھی اس قسم کے معاملات کا اشارہ پایا جاتا تو بھی ہمارا فرض تھا کہ اس کی صحیح توجیہ تلاش کر کے اصل حقیقت کو سامنے لایا جاتا چہ جائیکہ نہ قرآنِ عزیز اُس کے متعلق کچھ کہتا ہے اور نہ صحیح و ضعیف روایات میں سے کوئی روایت حدیث و سیرت اس کا ذکر کرتی ہے تو پھر خواہ مخواہ اس قسم کی دور از کار تاویلات سے عوام و متوسطین اور موافقین و مخالفین کے دل و دماغ پر غلط نقوش نقش کرنے سے بجز مضرت و نقصان کے اور کیا حاصل ہے۔

بہر حال صحیح یہی ہے کہ کنعان حضرت نوحؑ ہی کا بیٹا تھا مگر اس پر حضرت نوحؑ کی ہدایت و رشد کی جگہ اپنی کافر والدہ کی آغوشِ تربیت اور خاندان و قوم کے ماحول نے بُرا اثر ڈالا اور وہ نبی کا بیٹا ہونے کے باوجود کافر ہی رہا۔

پسرِ نوح بابداں بنشست
خاندانِ نبوتش گم شد

نبی و پیغمبر کا کام فقط رشد و ہدایت کا پیغام پہنچانا ہے۔ اولاد، بیوی، خاندان، قبیلہ اور قوم پر اُس کو زبردستی عائد کرنا اور ان کے قلوب کو پلٹ دینا نہیں ہے۔ لست علیھم بمصیطر (غاشیہ) تو ان (کافروں) پر مسلط نہیں کیا گیا۔ وما انت علیھم بجبّار (ق) اور تو ان کو (قبول حق کیلئے) مجبور نہیں کر سکتا۔

ارباب تاریخ نے حضرت نوحؑ کے اس بیٹے کا نام کنعان بتایا ہے یہ تورات کی روایت کے مطابق ہے۔ قرآنِ عزیز اس کے نام کی صراحت سے ساکت ہے جو نفس واقعہ کے لئے غیر ضروری تھا۔

چند ضمنی مسائل

(۱) طوفانِ نوح علیہ السلام خاص حصہ زمین سے وابستہ رہا ہو یا تمام کرۂ زمین سے مذاہب عالم کی تاریخ اور علم آثارِ ارض سے یہ قطعی ثابت ہو چکا ہے کہ یہ واقعہ تاریخی حیثیت رکھتا ہے اور اس کی حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔

چنانچہ تورات کے علاوہ قدیم ہندو مذہب کی کتابوں میں بھی اس کا تذکرہ موجود ہے اور اگرچہ قرآن عزیز کے بیان کئے ہوئے سادہ اور صاف واقعات کے مقابلہ میں ان میں کچھ اختلاف پایا جاتا ہے۔ تاہم نفس واقعہ کے اظہار میں یہ سب متفق نظر آتی ہیں۔

مولانا سید ابو نصر احمد حسین بھوپالی نے اپنی کتاب "تاریخ الادب الہندی" میں تفصیل کے ساتھ اس واقعہ کو نقل کیا ہے۔ جس کا عنوان ہے "برہما ناداو بائینشا" (اس میں حضرت نوح علیہ السلام) کو مانو کہا گیا ہے۔ جس کے معنی "خدا کا بیٹا" یا "نسلِ انسانی کا جدِ اعلیٰ" بتلائے جاتے ہیں۔

(۲) قرآنِ عزیز نے صراحت کی ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اپنی قوم میں ساڑھے نو سو ۹۵۰ سال تبلیغ و دعوت کا فرض انجام دیا۔

ولقد ارسلنا نوحًا الیٰ قومہٖ فلبث فیھم الف سنۃٍ الّا خمسین عامًا۔ (عنکبوت)

(ترجمہ) اور بلا شبہ ہم نے نوحؑ کو اسکی قوم کی جانب رسول بنا کر بھیجا، پس وہ رہا ان میں پچاس کم ایک ہزار سال۔

یہ عمر موجودہ عمرِ طبعی کے اعتبار سے بعید از عقل معلوم ہوتی ہے لیکن محال اور ناممکن نہیں ہے اس لئے کہ کائنات کی ابتداء میں ہموم و افکار اور امراض کی یہ فراوانی نہیں تھی جو چند ہزار برسوں میں انسانی تمدن کی مصنوعی سامانوں نے پیدا کر دی ہے۔ اور تاریخ قدیم بھی یہ اقرار کرتی ہے کہ چند ہزار سال قبل کی عمرِ طبعی کا تناسب موجودہ تناسب سے بہت زیادہ تھا۔ نیز حضرت نوحؑ کی عمر طبعی کا معاملہ اسی قسم کی مستثنیات میں سے ہے۔ جو انبیاء علیہم السلام ۴

۴- کی تاریخ میں موہبتِ الٰہی اور آیۃ اللہ کی فہرست میں شمار ہوتی ہیں اور جن کی حکمت و غایت کا معاملہ خود خدائے تعالیٰ کے سپرد ہے۔ (باقی آئندہ)

بقیہ: مجلس ذکر

فکرِ آخرت کے سوا اور کچھ سوجھتا ہی نہیں تھا۔ اور یہ سب کچھ اس لئے تھا کہ اس کے اندر روح روزہ بیدار ہو چکی تھی اور شریعتِ مصطفویؐ کی پابندی اور تقوےٰ شعاری حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی صحبت میں رہ کر اُس کی طبیعتِ ثانیہ بن چکی تھی ــــ اللہ تعالےٰ ہم سب کو بھی روح روزہ بیدار کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

تلاشِ گمشدہ۔ ایک بچہ جس کی عمر تقریباً ۱۲، ۱۳ سال ہے تحصیل و ضلع مظفر گڑھ علاقہ خان گڑھ موضع بستی کھاڑک کا رہنے والا ہے۔ اس کا نام حضور بخش ولد غلام محمد قوم مکول ہے رنگ گندمی ہے۔ اٹھائیسواں پارہ قرآن مجید پڑھتا تھا اسی پڑھنے کی خاطر وہ نکلا ہے گھر سے نکلے ہوئے اس کو اب تقریباً ڈیڑھ ماہ گزر چکا ہے اس کی والدہ اس کے فراق میں بے حد پریشان اور ہر وقت روتی رہتی ہے۔ جہاں کہیں جس مدرسے میں بھی ہو وہ بڑی خوشی سے پڑھتا رہے صرف مندرجہ ذیل پتہ پر اطلاع دے دیں کہ وہ کس مدرسہ میں زیر تعلیم ہے تاکہ والدین کو تسلی ہو۔ محمد شفیع مکتبہ قاسمیہ نزد سول ہسپتال چوک فوارہ ملتان شہر

اپیل۔ مدرسہ عربیہ دار العلوم مدنیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ میں ۵ طلباء بیرونی ۱۵۰ بچے مقامی ایک حافظ قاری تین عالم دین ایک باورچی شب و روز مدرسہ کی ترقی و تعلیم میں مصروفِ کار ہیں قلیل عرصہ میں مدرسہ ہذا سے کئی حضرات عالم فاضل کا امتحان دے چکے ہیں۔ کافی بچے قرآن حفظ کر چکے ہیں چونکہ مدرسہ ہذا کا کوئی مستقل ذریعہ آمدن نہیں ہے۔ مخیر حضرات سے تعاون مدرسہ کی اپیل ہے۔ ترسیل زر کا پتہ۔ محمد فیروز خاں مہتمم دار العلوم مدنیہ ڈسکہ ضلع سیالکوٹ۔

اپیل۔ مدرسہ عربیہ دار الفیوض (رجسٹرڈ) کراچی زیر سرپرستی حافظ القرآن والحدیث مولانا محمد عبد اللہ صاحب درخواستی دامت برکاتہم نزد ڈالمیا سیمنٹ فیکٹری کراچی ۱۲ چل رہا ہے جس میں تقریباً سوا سو طلباء و طالبات علوم دینیہ سے مستفید ہو رہے ہیں۔ مسافر طلباء بھی مدرسہ میں مقیم ہیں۔ جن کے قیام، طعام، لباس، حجامت، تیل، صابن اور دیگر اخراجات ضروریہ کا مدرسہ ہی کفیل ہے۔ مدرسہ کے دار الاقامہ پر ماہانہ تین سو روپیہ خرچہ ہوتا ہے۔ نیز مدرسین اور دیگر عملہ کی تنخواہوں پر پونے سات سو روپے خرچ ہوتے ہیں اس طرح ماہانہ اخراجات ایک ہزار کے لگ بھگ ہیں جبکہ ماہانہ آمدنی تقریباً چھ سو روپے ہے۔ لہٰذا اہل خیر حضرات سے درخواست ہے کہ ماہانہ و سالانہ تعاون فرما کر مدرسہ کی ہمت افزائی فرمائیں اور علوم دینیہ کو باقی رکھ کر ثواب جاریہ میں حصہ لیں۔ دوسری منزل پر بھی مدرسہ کی تعمیر کا کام شروع ہونے والا ہے امید ہے کہ احباب تعمیرِ مدرسہ میں بھی بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے نیز زکوٰۃ، خیرات اور صدقات کے ذریعہ بھی مدرسہ کی تشنہ تکمیل ضرورتوں کی طرف متوجہ ہوں۔ مدرسہ کی دی جانے والی تمام رقومات پر حکومت پاکستان کے حکم کے مطابق انکم ٹیکس معاف ہے (مولوی عبد الرؤف عفی عنہ مہتمم مدرسہ عربیہ دار الفیوض رجسٹرڈ نزد ڈالمیا سیمنٹ فیکٹری کراچی ۱۲)

سہ ماہی اجلاس

جمعیۃ علماء اسلام ڈویژن ملتان کا سہ ماہی اجلاس بتاریخ ۱۱ر رمضان المبارک ۱۳۸۷ھ مطابق ۱۴ر دسمبر ۱۹۶۷ء بروز جمعرات بوقت دس بجے صبح دفتر جمعیۃ علماء اسلام لوہاری گیٹ ملتان میں ہوگا۔ لہٰذا تمام اراکین جمعیۃ ڈویژن ملتان کے شرکت کی درخواست ہے۔ شرکت فرما کر جمعیۃ کو روشن فرمائیں۔

(سعید احمد ناظم دفتر جمعیۃ علماء اسلام ڈویژن ملتان)

قاری محمد افضل صاحب کی رحلت

راولپنڈی کے مشہور اور تجوید و قرأت کے ماہر فن استاد جناب قاری محمد افضل صاحب ایک عرصہ صاحب فراش رہنے کے بعد ۲۹ر نومبر بروز بدھ انتقال فرما گئے ہیں۔ قاری صاحب مرحوم ایک نیک دل، مخلص اور شفیق استاد تھے۔ ان کی زندگی کا بیشتر حصہ تعلیمات قرآنیہ کی اشاعت و ترویج اور تعلیم و تدریس میں گذرا۔ آپ کے تلامذہ کا کثیر تعداد ملک کے مختلف حصوں میں قرآنی تعلیم کے فروغ میں مصروف ہے مرحوم مسجد انجمن خدام الدین لاہور کے امام و مدرس جناب قاری غلام فرید صاحب کے قریبی عزیز تھے۔ اس سانحے پر میں جناب قاری غلام فرید صاحب اور مرحوم کے جمیع تلامذہ و پسماندگان سے دلی ہمدردی کا اظہار کرتا ہوں جمعیۃ اتحاد القراء پاکستان کے اراکین و علماء سے ایصالِ ثواب کی خصوصی استدعا ہے

قاری محمد شریف قصوری جنرل سیکرٹری مرکزی جمعیۃ اتحاد القراء پاکستان

اپیل

برادرانِ اسلام مدرسہ تعلیم الفرقان مریڑ حسن راولپنڈی عرصہ چودہ سال سے قائم ہے جس میں قرأۃ تجوید کے مطابق قرآن مجید حفظ وغیرہ پڑھایا جا رہا ہے۔ مقامی بچوں کے علاوہ غریب الوطن اور یتیم طلباء بھی زیر تعلیم ہیں جن کے جملہ اخراجات مدرسہ سے پورے کئے جاتے ہیں۔ مدرسہ رجسٹرڈ بھی ہے اس میں دی جانے والی رقم انکم ٹیکس سے مستثنیٰ ہے لیکن ابھی تک مدرسہ کی اپنی جگہ نہ بن سکی۔ لہٰذا اہل ثروت حضرات سے درخواست ہے کہ اپنے صدقہ و فطر و زکوٰۃ کے علاوہ دیگر صدقات سے بھی اس ادارہ کی امداد فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔ جملہ خط و کتابت اور ترسیل رقم کا پتہ

قاری محمد دین۔ مدرسہ تعلیم الفرقان مریڑ حسن راولپنڈی

انجمن محمدیہ رجسٹرڈ سمندری کی اپیل۔ برادران اسلام سے پُر زور اپیل کی جاتی ہے کہ علاقہ میں دینی تعلیمی مدرسہ تعلیم القرآن کی سخت ضرورت کو محسوس کرتے ہوئے انجمن محمدیہ رجسٹرڈ مدرسہ تعلیم القرآن کے لئے اراضی حاصل کرنے کی کوشش میں عرصہ سے مصروف ہے لہٰذا چار کنال پانچ مرلہ اراضی کی قیمت ادا کی جائیگی انجمن کی مالی حالت کمزور ہے اس لیئے مخیر حضرات سے اپیل کی جاتی ہے کہ وہ اس صدقہ جاریہ میں حصہ لے کر ثواب دارین حاصل کریں آپ زکوٰۃ و خیرات مندرجہ ذیل پتہ پر ارسال فرمائیں

محمد علی جانباز صدر انجمن محمدیہ رجسٹرڈ و خطیب سمندری

ماہِ رمضان

مضطر گجراتی

سر تا بقدم فضل ہے ماہِ رمضاں تو
نعمت کا جہاں تو ہے، مسرت کا جہاں تو

افکار کا عالم تری برکت سے مہذب
جذبات کی دنیا میں شرافت کی اذاں تو

محتاج تعارف کا نہیں تیرا قرینہ
ہوتا ہے مسلمان کی سیرت سے عیاں تو

ہے فیض ترا مشرق و مغرب میں برابر
پابندِ مکاں دین نہ پابندِ مکاں تو

وہ چہرے بہر حال جو راضی برضا ہیں
کرتا ہے عطا اُن کو فرشتوں کی زباں تو

مقصود ہے تیرا فقط احوال کی تطہیر
بدبخت ہیں وہ لوگ کہ ہے جن پہ گراں تو

اعجاز ترے روحِ یقیں کرتی ہے محسوس
ہر چند کہ رہتا ہے نگاہوں سے نہاں تو

چلنے لگیں آفاق میں جنّت کی ہوائیں
جس روز سے اُمّت پہ ہوا سایہ کناں تو

ہر لمحہ ترا ذکرِ الٰہی سے ہم آہنگ
قرآن و احادیث کی تفسیرِ رواں تو

کھلتے ہیں ترے فیض سے اسرارِ مقامات
انسان پہ فطرت کا ہے احسانِ گراں تو

قرآنِ مبیں اُترا ہے جس میں وہ ترا عہد
ہے قدر کی شب جس کے جلو میں وہ نشاں تو

بکھرا کے خیالوں میں حقیقت کی شعاعیں
ذہنوں سے مٹا دیتا ہے سب وہم و گماں تو

تقویم کی رُو سے تو مہینہ ہے بظاہر
معناً ہے کمالات و لطائف کا جہاں تو

جو کبر کے سینے میں ترازو ہو وہ ناوک
جو سر پہ کڑکتی ہے ریا کے وہ کماں تو

جب حشر کے دن کوئی بھی ہوگا نہ کسی کا
کام آئے گا ہم خاک نشینوں کے وہاں تو

دامن میں ترے صبحِ مدینہ کے اُجالے
انوار بکھرتے ہیں اُترتا ہے جہاں تو

حقّا کہ ترا شکر ادا ہو نہیں سکتا
ہم ایسے گنہگار کہاں اور کہاں تو

اے ماہِ مکرّم ترے قربان ہے مضطر
لاریب ہے اللہ کی رحمت کا نشاں تو

اطلاع

بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ حج تنگدستی اور گناہوں کا علاج ہے۔ دفتر معلومات حج زیر سرپرستی معلّم محمد نور خوقیر محلہ باب الوداع مکہ مکرمہ۔ ہم عازمین حج کو مطلع کرتے ہیں کہ مقدس فریضہ کی ادائیگی اور درخواستیں دینے کا وقت قریب آگیا ہے۔ نئی حج پالیسی کے مطابق حج کی درخواستیں اور بونس واؤچر پر جانے کے لئے ہر قسم کی معلومات بلامعاوضہ حاصل کریں۔ براستہ بحری جہاز درخواستیں دینی ہوں گی جن کی قرعہ اندازی ہوگی۔ نئے پاسپورٹ حکومت کی طرف سے بند ہیں براستہ خشکی صرف پاسپورٹ بنوانے کی ضرورت ہے۔

اور جن کے پاسپورٹ بنے ہوئے ہیں وہ جلدی پتہ دیں۔ ان دنوں حالات ہم عازمین حج اور مشتاقانِ زیارت مقامات مقدسہ براستہ کوئٹہ۔ زاہدان مشہد۔ تہران۔ بغداد شریف۔ بصرہ۔ کویت۔ ریاض۔ طائف شریف وہ دیگر براستہ کربلا۔ نجف اشرف۔ کوفہ۔ باڈر عر قلعہ خیبر و براستہ تبوک جانے کا ارادہ رکھتے ہوں فوراً تشریف لاکر راستہ کی معلومات حاصل کریں۔ تاکہ ان کو پتہ چلے کہ اس راستہ میں پاکستان سے لیکر مکّہ مکرّمہ و مدینہ منورہ تک کتنے اولیائے کرام اور انبیاء کرام کی زیارت نصیب ہوتی ہے۔ خواہشمند حضرات خود آکر راستہ کے حالات دریافت کریں۔ (خادم قوم حاجی اللہ دتہ و حاجی محمد یونس لونا محلہ ہنجرانوالہ۔ پرانا شہر شیخوپورہ

(بچوں کا صفحہ)

حضرت مولانا سید محمد میاں صاحب مدظلہ

سوال: مسلمانوں کو خدا کے متعلق کیا اعتقاد رکھنا چاہیئے؟

جواب: یہ اعتقاد رکھنا چاہیئے کہ:

۱- خدا ایک ہے، اور

۲- صرف خدا ہی بندگی اور پوجا کے لائق ہے۔ اس کے سوا کوئی بندگی کے لائق نہیں۔ اور

۳- اس کا کوئی شریک نہیں، کوئی ساجھی نہیں، کوئی اس کے برابر نہیں۔

۴- وہ ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہیگا۔

۵- وہ خود سے ہے، کسی نے اس کو پیدا نہیں کیا، اس کے سوا جو کچھ ہے وہ اس کا پیدا کیا ہوا ہے۔

۶- نہ اُس کے ماں باپ ہیں، نہ بیٹا بیٹی، نہ رشتہ دار نہ مددگار، وہ ایک حکم سے جو چاہتا ہے کر دیتا ہے۔

۷- وہ تمام عیبوں سے پاک ہے۔

۸- تمام خوبیاں اصل اس کی ہی ہیں۔ دنیا بھر میں جو کچھ خوبیاں ہیں، وہ اس کی ہی دی ہوئی ہیں۔

۹- اس کو ایک ایک ذرہ کی خبر ہے۔ زمین یا آسمان کی کوئی چیز اس سے پوشیدہ نہیں۔

۱۰- وہ بڑی طاقت اور قدرت والا ہے۔

۱۱- وہی مارتا ہے وہی جلاتا ہے وہی تمام مخلوق کو روزی دیتا ہے۔ یعنی سب کچھ اسی کے حکم سے ہوتا ہے۔

۱۲- اس کی حقیقت کو کوئی نہیں سمجھ سکتا کیونکہ اس کی شان بہت بلند ہے۔ ہماری عقل گویا ایک ذرہ ہے۔ ذرہ بھی پہچان سکتا ہے کہ میری چمک دمک آفتاب کا صدقہ ہے مگر وہ کیا جانے کہ آفتاب کیا ہے۔

۱۳- ہماری آنکھ آفتاب پر نہیں ٹھہر سکتی۔ اگر کسی کا نور آفتاب سے بھی ہزاروں لاکھوں بلکہ بے شمار درجہ زیادہ ہو تو اس کو ہم کیسے دیکھ سکتے ہیں۔ یہی مثال خدا کے نور کی سمجھو۔ پس وہ ظاہر ہے مگر ہماری آنکھ شپّر (چمگادڑ) کی طرح اس کے نورانی دیدار سے بند، لہٰذا وہ باطن ہے۔ خدا توفیق دے کہ ہم اس کا نور دیکھیں۔

۱۴- اس کا کوئی کنارہ نہیں۔

۱۵- اس کو کوئی جگہ گھیرے ہوئے نہیں، نہ گھیر سکتی ہے۔

۱۶- وہ ہر جگہ ہے۔ زمین، آسمان اور تمام مخلوق اس کے احاطہ میں ہے

۱۷- نہ وہ کسی چیز کے مشابہ نہ کوئی چیز اس کے مشابہ

۱۸- کیونکہ ہر چیز کا اوّل اور آخر ہے، اس کا نہ اوّل نہ آخر۔ ہر چیز محتاج وہ ہر حاجت سے پاک، ہر چیز پیدا کی ہوئی اور وہ پیدا کرنے والا۔ وہ خود سے ہے، کسی نے اس کو پیدا نہیں کیا

۱۹- کھانا، پینا، اٹھنا، بیٹھنا، کھڑا ہونا، لیٹنا، سونا، جاگنا، لانبا چوڑا ہونا، موٹا یا پتلا ہونا، چلنا پھرنا، اترنا، چڑھنا، حرکت کرنا، تھکنا، بیمار ہونا، وغیرہ وغیرہ تمام مادی جھگڑوں سے پاک ہے۔ کیونکہ یہ سب مخلوق محتاج کے جھگڑے ہیں۔ وہ نہ مخلوق نہ محتاج۔

سوال: تو پھر خدا کے عرش پر ہونے کا کیا مطلب، اور خانہ کعبہ کو خدا کا گھر کیوں کہتے ہیں؟

جواب: مطلب یہ ہے کہ جو چیزیں خدا سے خاص تعلق رکھتی ہیں جیسے مسجد کو خدا کا گھر کہتے ہیں۔ مگر کیا خدا اس میں بیٹھتا اٹھتا ہے، یا اس میں رہتا ہے۔

۲۰- سننا، کلام کرنا، دیکھنا، جاننا اس کی صفتیں ہیں۔ مگر چونکہ وہ محتاج نہیں۔ لہٰذا اس کو کان، زبان، آنکھ وغیرہ کسی آلہ یا عضو کی بھی ضرورت نہیں۔

بہرحال وہ ایک، اس کی ذات ایک، اس کی شان نرالی، اس کی صفتیں انوکھی، اس کی حقیقت عقل کی پرواز سے بالا، اس کی قدرت احاطہ سے باہر، اس کی طاقت بے پناہ، اس کی ہستی بے کنارہ۔

وہ وہی ہے، وہی جانتا ہے کہ کیا ہے؟ کوئی نہیں جانتا کہ کیا ہے؟ اتنا سب جانتے ہیں کہ ہے۔ کوئی عقل کا اندھا عیش کے وقت بھول جاتا ہے مگر مصیبت کے وقت اس کا دل گواہی دیتا ہے کہ ہے۔ وہی ہے مصیبتوں کا دُور کرنے والا، وہی ہے عیش کا دینے والا، وہی ہے تعریفوں کا حقدار۔

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ يُحْيِيْ وَيُمِيْتُ بِيَدِهِ الْخَيْرُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝

ترجمہ: اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں تنہا ہے، اس کا کوئی ساجھی نہیں — ملک اُسی کا ہے۔ تعریف اور شکر کا وہی مستحق ہے۔ بھلائی اسی کے قبضہ میں ہے اور وہی ہر چیز پر قادر ہے۔

روزہ

محمد اقبال شاہین، ملتان

گناہوں سے ہم کو چھڑاتا ہے روزہ
عمل نیک کرنا سکھاتا ہے روزہ

خدا کی عبادت بھی کرتے ہیں شب کو
سحر کو بھی جلدی جگاتا ہے روزہ

ہماری عبادت کا باقی دنوں سے
عوض سب سے بڑھ کر دلاتا ہے روزہ

شبِ قدر پالے تو ہے جنّتی وہ
یہ رتبہ بشر کو دلاتا ہے روزہ

غذا میں توازن سے بنتی ہے صحت
زمانے میں عزت بڑھاتا ہے روزہ

ٹیلیفون ۶۷۵۲۵

چیف ایڈیٹر
عبید اللہ انور

The Weekly "KHUDDAMUDDIN"
LAHORE (PAKISTAN)

۸ ؍ دسمبر سنہ ۱۹۶۷ء

رجسٹرڈ ایل
نمبر ۶۰۴۷

منظور شدہ محکمۂ تعلیم (۱) لاہور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری G/۱۶۳۲۱ مورخہ ۳ ؍ مئی سنہ ۱۹۵۶ء (۲) پشاور ریجن بذریعہ چٹھی نمبری T.B.C ۲۳۷-۲۸۱ مورخہ ۲ ؍ ستمبر سنہ ۱۹۵۶ء
(۳) کوئٹہ ریجن بذریعہ چٹھی نمبری ۶۷۹/۳۹-۲-۹ DD مورخہ ۲۴ ؍ اگست ۱۹۶۲ء (۴) راولپنڈی ریجن بذریعہ میمو نمبر GM۲/۴۶-۵۳۱۰ مورخہ ۱۳ ؍ مارچ ۱۹۶۷ء

قرآن عزیز

تحشیۂ جدیدہ

دیدہ زیب — رنگین

عکسی طباعت سے مزین

مرتبہ: حضرت مولانا احمد علی صاحب رحمۃ اللہ علیہ

کم و بیش ایک لاکھ کے مصرف سے تین سال کی محنتِ شاقہ کے بعد چھپ کر تیار ہو گیا ہے۔

ہدیہ

مجلد قسم اول	مجلد قسم دوم	مجلد قسم سوم
آفسٹ پیپر	کرافٹی سفید کاغذ	مکینیکل گلیز کاغذ
	۱۲/- روپے	۹/- روپے

محصولڈاک دو روپے فی نسخہ زائد ہو گا۔
فرمائش کے ساتھ کل رقم پیشگی آنا ضروری ہے۔
وی۔پی نہ بھیجا جائے گا۔
تاجرانہ رعایت کے لیے لکھیں۔

بعد تالیف و اشاعت انجمن خدام الدین دروازہ شیرانوالہ لاہور

انوارِ ولایت و مقاماتِ ولایت

سید الاولیاء حضرت شیخ التفسیر نور اللہ مرقدہٗ کی مبارک زندگی کے مکمل حالات از ولادتِ سعید یا وفات حسرت آیات کا مطالعہ اگر مقصود ہو تو انوارِ ولایت پڑھیے اور اگر آپ کے علمی و عملی کمالات، مجاہدانہ کردار، عابدانہ روش اور عارفانہ کشف و کرامات کو کتاب و سنت کے ظہور قدسی میں دیکھنا ہو تو مقاماتِ ولایت آج ہی خریدیے۔ ہر دو کتب حضرت مولانا قاری عبید اللہ انور مدظلہ العالی جانشین شیخ التفسیر کی مصدقہ ہیں۔

انوارِ ولایت بلا جلد	۳/۵۰	مقاماتِ ولایت مجلد	۷/-
مقاماتِ ولایت	۶/-	ہر دو کتب کا مجلد سیٹ	۱۰/-

محصول ڈاک: بذمہ خریدار

ملنے کا پتہ: دفتر انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور

ملفوظاتِ طیبات

شیخ التفسیر حضرت مولانا احمد علی رحمۃ اللہ علیہ

مرتبہ: محمد عثمان غنی بی اے

ہدیہ رعایتی ۲/۲۵ روپے محصولڈاک ایک روپیہ
کل ۳/۲۵ روپے
بذریعہ منی آرڈر پیشگی آنے پر ارسال خدمت ہو گی

ملنے کا پتہ

دفتر انجمن خدام الدین شیرانوالہ دروازہ لاہور

فیروز سنز لمیٹڈ لاہور میں باہتمام عبید اللہ انور پبلشر چھپا اور دفتر خدام الدین شیرانوالہ گیٹ لاہور سے شائع ہوا۔